یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کو روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا معہ محصول ڈاک

سالانہ... ششماہی

عوام سے ..... ے ..... لچہ

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق لچہ ..... ہاں

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونے کا پرچہ ڈیڑھ آنے کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔ +

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفید

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کیجائین گی۔ اعلے درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جائے گا۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجا جائے۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا۔

وکیل

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر ۳۲ | امرتسر۔ مؤرخہ آٹھ (۸) نومبر ۱۸۹۷ء۔ یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۸ نومبر ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

ہندوستان و ٹرکی مین تجارتی تعلقات

یہہ مسلمہ امر ہے کہ کسی قوم یا ملک کی فتوحات ملکیہ کا دایرہ خواہ کتنا وسیع ہو۔ جبتک اُس مین صنعت و حرفت اور تجارت کو بھی زمانہ کی رفتار کے مطابق ترقی نہ ہو وہ قوم یا ملک کبھی فی الحقیقت بڑا نہین کہلا سکتا۔ صرف فوجی طاقت اور حیوانی شجاعت جو کسی زمانہ مین کم از کم حفاظت و سلامتی ملک کے لئے کفایت کرتی تھین آجکل کے علمی زمانہ مین تنہا اونسے یہ کام بھی نہین نکل سکتا۔ مسلمانان عالم اور بالخصوص اونکی سرتاج اور سربرآوردہ ترکی قوم کو اس طرف سے بالکل غافل دیکھکر ہم جاپان۔ جرمنی اور دیگر مہذب ممالک روئے زمین کی نظیرین دیکر عرصہ سے اونکو صنعت و تجارت کیطرف متوجہ کرنیکی کوشش کر رہے ہین۔ ٹرکی کے لئے بھی ہندوستانیون کیطرح زیادہ تر زراعت پیشہ یا مویشی دار ہونے اور اپنی ایسی ضروریات کے لئے جو صنعت و حرفت سے تیار ہون دیگر ملکون کا محتاج ہونیکی وجہ سے یورپ مین مفلس ترین لوگ تھے۔ اس سے بالاتر یہہ زینہ ہے کہ کوئی ملک اپنی ضروریات کو اپنے ہی ملک مین تیار کرے۔ اس سے وہان کے ساکنین آسودہ حال تو نہین ہو سکتے۔ مگر اونکے اخراجات بہت کچھہ کم ہو جاتے ہین۔ اور اس میدان مین سب سے بڑی ترقی یہہ ہے کہ دیگر ممالک کی اس قسم کی ضروریات کو پورا کیا جائے۔ اب یہہ میدان مہذب ممالک کی باہمی رقابت اور سرتوڑ سرگرمی و تجارتی مستعدی سے نئے شخص کے لئے بہت تنگ ہو گیا ہے۔ لیکن جنکے دماغون مین جدت و اختراع کا مادہ موجود اور دل مضبوط اور مزاج مستقل ہو اونکی پیشقدمی کو کوئی چیز نہین روک سکتی۔ اسکی زبردست اور تازہ ترین مثال جاپان کا تجارتی فروغ ہے کہ سامنے موجود ہے۔ اور خدا کا شکر ہے کہ اب نہ فقط ٹرکی بلکہ ہندوستان کے باشندے بھی (گو آخر الذکر ملک کے مسلمان ابھی تک بدستور خواب خرگوش مین ہین) اس مہلک اور بے اندازہ مضر نقص اور کمی کے دور کرنے پر مایل ہو گئے ہین اور جا بجا خود اپنے ہی ملک مین اپنی ضروریات کے بہم پہونچانے کا رفتہ رفتہ انتظام کر رہے ہین۔

مگر ہمین زیادہ تر افسوس ٹرکی کے حال پر ہتھا کہ باوجودیکہ وہان کئی ایک ایسی چیزین تیار ہوتی ہین جن کی دوسرے ممالک مین بہت مانگ اور بیحد کھپت ہے۔ وہ دیگر ضروریات بہم پہونچانا تو درکنار۔ اونہی چیزون کے باہر بھیجنے سے قاصر ہے اور دوسرے ملکون کے تجاران اشیاء کی عام مانگ سے فایدہ اُٹھاکر اونہین خود تیار کرا کر کھپت کی منڈیون مین بھیج رہے ہین۔ چنانچہ ۲۳ اگست کے پرچہ مین قسطنطنیہ کی ایک عیسائی تاجر دان کی کوٹھی کی ہمت و کوشش پر جسنے ٹرکی اور ہندوستان مین براہ راست تجارتی تعلقات قایم کرنیکے لئے اپنے ایک شریک کو کلکتہ اور بمبئی بھیجا تھا آفرین کرتے ہوئے سخت افسوس ظاہر کیا تھا کہ اور چیزین تو درکنار وہ ٹوپیان بھی جو خاص ترکون سے منسوب ہین اور جنکو علاوہ اونکی ذاتی اوصاف (خوبصورتی و پائیداری وغیرہ کے) زیادہ تر اسی لئے مسلمانان ہند خرید کرتے ہین کہ وہ اونکے ہم مذہبون کا قومی لباس ہے خاص ٹرکی کی تیار شدہ ہرگز اس ملک مین داخل نہین ہوتین اور سب کی سب آسٹریا جرمنی و فرانس وغیرہ کی ساخت ہوتی ہین۔ کل ہندوستان مین شاید دس آدمیون کے سر پر خالص ترکی ٹوپیان بھی نظر آئینگی اس اظہار افسوس کے بعد ہز اکسلنسی قدری بے آفندی ترکش قونصل جنرل متعینہ بمبئی اور خاصکر عالیجناب **ہز آنر حسین کامی بے آفندی** ترکی شاہ بندر کراچی سے قومی و ملکی ترقی اور آسودگی کے اس اہم معاملہ پر توجہ فرمانے کی مؤدبانہ التماس کیگئی تھی۔ للہ الحمد ہماری یہ متواتر اور مسلسل گذارشین بے اثر نہین رہین۔ بلکہ حق الامر یہ ہے کہ ہماری اس آخری درخواست سے پہلے ہی آخر الذکر معزی الیہ جنکی ذات والا صفات حب الوطنی۔ خواہش اصلاح قومی اور منصبی فرائض کو کمال تندہی اور دیانتداری سے ادا کرنیکے وصف سے سر تا پا معمور ہے غافل نہ تھے۔ اس ہفتہ کے ترکی اخبارات کے دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ اس بارہ مین حضور ممدوح نے ایک بسیط و مفصل رپورٹ تیار کرکے بابعالی کی خدمت مین روانہ کی ہے اور چند نہایت اہم اور کارآمد تجاویز حکومت سنیہ کے روبرو پیش کی ہین۔ جنپر وزرائے دولت عثمانیہ کامل غور کر رہے ہین۔ اور عنقریب مفید اور مؤثر نتیجہ مترتب ہونیکی کامل امید ہے۔ +

اِن تجاویز کو پڑھکر خیر خواہان ملک و قوم کو خود بخود اُنکی اہمیت اور فایدہ مندی معلوم ہو جائیگی مگر چونکہ تجویز ایسی بر دست اور ضروری ہی کہ اوسے بلا ریمارک چھوڑنا انصاف کا خون کرنا ہے۔ اگر یہ تجویز بالفعل نے منظور کرلی تو وہ ایک ایسی کمی کو پورا کرنے والا ہوگا۔ جسنے سلطنت عثمانیہ اور دیگر اسلامی ریاستون کو بے حد ضعیف کیا۔ اور اب بھی بے دست و پا بنا رکھا ہے اور یہی وہ کمی یا نقص ہے جسکو دور کرنے کے لئے ہمنے ۳ر فروری ۱۸۹۶ء کے **وکیل** مین ایک مضمون بعنوان عیسائی قومون کی باہمی اتفاق کے لئے کوشش اور مسلمانون کے لئے عبرت لکھکر سلاطین اسلامیہ اور مسلمانون سے پُر زور درخواست کی تہی۔ مضمون مذکور وکیل کے جدید خریدارون کے مطالعہ کیلئے جنکی تعداد ملک کی قدردانی اور خداوند کریم کی عنایت سے اس عرصہ مین کئی گنا بڑھگئی ہے زیر بحث تجاویز اور اوپنر ترکی اخبار کے ریمارکس سے پہلے درج کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ وہ مضمون حسب ذیل ہے :-

عیسائی قومون کی باہمی اتفاق کیلئے کوشش اور مسلمانون کے لئے عبرت

لنڈن مین ایک ماہواری رسالہ یورپ کی متعدد زبانون مین چھپنا شروع ہوا ہے۔ جرمن۔ فرانسیسی اور انگریزی زبان مین بالالتزام تینون زبانون کے نامور اہل قلم کے مضامین درج ہونگے۔ اور گاہ گاہ اندلسی لاطینی وغیرہ زبانون مین بھی مضامین لکھے جاوینگے۔ بانیان رسالہ کا اسکے اجرا سے یہ مدعا ہے کہ چند برسون سے انگلستان فرانس اور جرمن مین مغایرت اور اجنبیت پیدا ہوگئی ہے اسکے دور کرنے کی اس سبیل سے کوشش کیجاوے کہ جب تینون ملکون کے مشہور و معروف مدبرین اور اہل الرائے کے مضامین ایک ہی رسالہ مین مندرج ہوکر ہر سہ سلطنتون مین مشتہر ہونگے تو خواہ مخواہ تینون قومون مین یگانگت پیدا ہو جاویگی۔ اس تجویز پر ہمارے انگلو انڈین ہمعصر سول کا لنڈنی نامہ نگار ہنسی اُڑاتا ہے۔ مگر ہمارے خیال مین مالکان پرچہ مذکور اس علو ہمتی کیلئے اپنی قوم کے سچے شکریہ کے مستحق ہین۔ انہون نے لاکھون روپے خرچ کرکے ایک ایسی نظیر حب قومی کی قایم کی ہے جسکی پیروی کرنے مین دنیا کے مسلمانونکو سعی کرنی چاہیئے۔ اور اونکو لازم ہے کہ یورپ۔ ایشیا۔ امریکہ اور افریقہ کے مسلمانون مین سلسلہ اخوت مضبوط کرنیکے واسطے ایک ایسا پرچہ نکالین جو کم از کم عربی۔ انگریزی۔ فارسی اور اردو مین شائع ہو۔ اور جسمین سلطنت عثمانیہ۔ مصر۔ ہندوستان اور دیگر ممالک اسلامی کے نامی گرامی مسلمان ہمدردان قوم کے مضامین مسلمانون کو آپسمین یکدل بنانیکے لئے شایع ہوا کرین۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جب سفر بحری اور بری مین ہزارون طرح کی سخت مشکلات و مصایب کا سامنا ہوتا تہا۔ اُسوقت تو اندلس اور چین کے مسلمان ایکدوسرے کے نیک بد سے واقف اور باہم رنج و راحت مین شریک ہوتے تہے۔ اور اب اس زمانہ مین جب کہ مہینون کے راستے نہایت امن اور آسایش کے ساتھہ دنون مین طے ہوتے ہین۔ اور ہزارون کوس کی خبرین منٹون مین ملسکتی ہین۔ مسلمانون کی یہ کیفیت ہے کہ دور دراز ممالک کے اہل اسلام تو بجائے خود رہے ایک شہر کے مسلمانون کو دوسرے شہر کے مسلمانون سے ہمدردی نہین رہگئی۔ عیسائیون کو دیکھئے اول تو اونکی حکومت ہی چار دانگ عالم مین پھیل رہی ہے۔ پھر اسپر بھی جہان کہین انکا ابھی حاکمانہ تسلط قائم نہین ہوا وہان بھی لاکھون روپیہ کے خرچ سے اپنے سفارتی وکیل یا ایجنٹ مقرر کئے ہوئے ہین اور جو قصبہ یا شہر ان ڈپلومیٹک گماشتون کی دسترس سے بچا ہوا ہی وہان عیسائی تجار برابر براج رہے ہین اور اگر کوئی گمنام مقام انسے بھی چھپا رہا تو وہان کسی نہ کسی عیسائی ملک کے مشنریون کا ڈیرہ جما ہوا ہے۔ قصہ مختصر دنیا کا کوئی مقام نہین جہان عیسائی نہ پہونچے ہوئے ہون۔ برعکس اسکے مسلمانون کو دیکھئے کہ غیر قومون سے تو اپنے تعلقات بڑہانے ایک طرف رہے۔ آپس ہی مین ایک دوسرے کی خبر تک نہین۔ مگر یہ اہم کام نہ صرف مسلمان بادشاہون ہی سے سرانجام ہوسکتا ہے اور نہ خالی مسلمان رعایا یا اقوام کی کوشش ہی کارگر ہوسکتی ہے۔ بلکہ دونون کی مجتمع کوشش اور جد و جہد کی ضرورت ہے کل مسلمان فرمانروایان کو بالعموم اور اعلیحضرت خلیفۃ المسلمین کے لئے بالخصوص ضروری ہی کہ وہ ایک بڑی سکیم پر دیگر سلطنتون سے سفارتی تعلقات قایم کرین۔ اور جسطرح عیسائی سلطنتون نے دیگر مذاہب کی سلطنتون کے اُن مقامات مین جہان عیسائی آبادی موجود ہے یا عیسائی مشنری اور تجار رہتے ہین۔ اپنے کونسل مقرر کئے ہوئے ہین۔ اسی طرح وہ بھی عیسائی اور بودہ ممالک کے اُن اضلاع مین جہان مسلمانون کا کوئی تعلق ہے اپنے قونسل یا نائب قونسل مقرر کرین۔ ہندوستان جیسے عظیم الوسعت ملک مین صرف بمبئی اور کراچی مین ایک ایک برائے نام ٹرکش قونسل جنرل یا قونسل مقرر کردینے سے کچھہ نہین ہوسکتا۔ وہ اپنے ملک کیطرف دیکھین کہ اکیلے انگلستان نے علاوہ سفیر قسطنطنیہ اور اُسکے متعلقین کے انکے ممالک محروسہ مین ۶۱ مقامات پر قونسل یا نائب قونسل مقرر کئے ہوئے ہین جن سب کی صرف تنخواہ ۳۴۴۸۴ پونڈ = ۴۰ روپیہ سالانہ ہوتی ہے۔ روس اور انگلستان نے ایران مین علاوہ طہران کے سفیر اور اُسکے متعلقین کے ۱۳ دیگر مقامات پر اپنے اپنے وکیل ٹہرا رکھے ہین۔ آرمینیا مین عیسائیون کا ذرا سا فساد ہوا اور انگلستان نے اُس سے فایدہ اُٹھاکر سلطنت ٹرکی مین علاوہ ۶۱ مقامات متذکرہ بالا کے ۱۵ اور جگہون پر اپنے قونسل مامور کردیئے۔ اب تناسب سے اگر دیکھا جائے تو اعلیحضرت کو صرف ہندوستان ہی مین کم از کم ایک ہزار ایجنٹ رکھنے چاہئین۔

سلاطین تو صرف اسیقدر کرسکتے ہین رہین مسلمان قومین۔ انکو چاہیئے کہ تبادل خیالات۔ اشاعت ترویج اخبارات۔ قیام تعلقات تجارتی۔ اور ممالک اسلامی مین سفر و سیاحت کرنیسے باقیماندہ کمی کو پورا کرین۔ اور عام مسلمانون مین سلسلہ مودت و یگانگت کے مستحکم کرنے کی کوشش کرین۔ قاعدہ ہی کہ جس قوم پر نحوست اور تباہی پھیل گئی ہو وہ اپنے موجودہ وسایل سے بھی کام لینے کے قابل نہین رہجاتی۔ یہی حالت مسلمانون کی ہے۔ انہون نے دیگر قومون کی دیکھا دیکھی کانفرنسین اور سوسائٹیان بنانی شروع کردی ہین مگر یہ نہین دیکھتے کہ جس قسم کی عالمگیر کانفرنس انکو میسر ہے وہ کسی دوسرے مذہب والون کو نصیب نہین ہوئی اور نہ ہوسکتی ہے جو کانفرنس انکے لئے قادر مطلق اور اُنکے ہادی برحق نے قایم کردی ہے اُسکے ذریعہ سے وہ اپنی ہر قسم کی دینی و دنیوی ترقی حاصل کرنے کی کوشش کرسکتے ہین۔ ہر سال ماہ ذالحج مین میدان عرفات کل دنیا کے مسلمانون کا کانفرنس گاہ بن جاتا ہے۔ چینی۔ ملائی۔ مغربی۔ زنجباری۔ ہندی۔ افغانی ترکستانی۔ عربی عجمی۔ سب ملکون کے مسلمان وہان موجود ہوتے ہین۔ اور لاکھون کی تعداد مین ہوتے ہین۔ تمام دنیا کے مختلف ممالک کے مسلمانون مین محبت و الفت پیدا کرنے کے لئے جو کچھہ وہ اس موقعہ پر کرسکتے ہین کسی اور طرح سے ممکن نہین۔ اور فی الواقع حج کا مدعا بھی یہی سر نہان اور راز پنہان تہا۔ کہ تا قیامت کل دنیا کے مسلمانون کو ایک دوسرے سے ملاقات کرنے اور اپنی موجود الوقت مذہبی۔ سوشل اور پولیٹکل حالت پر بحث اور غور کرنیکا نہ صرف موقعہ ہی دیا جائے۔ بلکہ انکو اس سے متمتع ہونے پر بلحاظ استطاعت مجبور کیا جائے۔ مگر افسوس خلف الرشید ہونہار نسلون نے نہ صرف اپنے سرور عالیہ تمام کی توقعون کو پس پشت پھینکدیا۔ بلکہ اگر یہ کہنا کفر نہ ہو تو خود باریتعالی کو اسکی اسپکٹیشنز[1] مین ڈس اپائنٹ کردیا۔ حج فرض تو ہوا تہا۔ زیادہ تر اغراض مندرجہ بالا کے لئے اور ہمنے اُسے محض سابقہ گناہون کے بخشوانے کا ذریعہ سمجھ لیا ہے اُدہر ہمارے معززین قوم ہین کہ نہ صرف اُسکی فرضیت ہی سے منکر ہین۔ بلکہ میدان عرفات مین جانے سے لنڈن اور پیرس کی سیر کو ترجیح دے رہے ہین۔ اب مسلمان مسلمان بنین تو کیونکر اور وہ اپنی بزرگون کا جاہ و جلال حاصل کرین تو کسطرح۔ خود غرضی نے ہمکو ایسا کچھہ اپنا مفتون بنالیا ہے کہ باوجود اُس بے نظیر اولوالعزم پیغمبر کے امتی ہونے کے جو تادم واپسین اُمتی اُمتی پکارتے رہے اس دس بارہ لاکھہ کے مجمع مین جو ہر سال مکہ معظمہ مین جمع ہوتا ہے بمشکل کسی مسلمان کو یہ خیال گذرتا ہوگا۔ کہ اس مبارک مقام پر جہان کی دعا کو دیگر مقامات کی ادعیہ سے لاکھہ گنا فضیلت ہے۔ اور جو منزل استجابت سے بہت نزدیک ہوجاتی ہے مین اپنی درماندہ قوم کیلئے اگر ظاہری کوشش نہین کرسکتا۔ تو بارگاہ رب العالمین مین ہی عجز و نیاز سے کچھہ عرض کرون۔ قصہ مختصر مسلمانون کو اپنی دینی عظمت و جلال کے پھر دوبارہ حاصل کرنیکے لئے اسی حبل متین کو مضبوطی سے پکڑنا چاہیئے جس سے اُنکے بزرگ ترقی کے معراج پر پہنچے۔ ورنہ زمانہ کی موجودہ گھوڑ دوڑ مین جس مین دیگر قومین اپنے سمند باد رفتار سرپٹ دوڑائے چلی جارہی ہین اور جس مین اُنہون نے ابھی رینگنا شروع کیا ہے اگر وہ اسی حالت مین رہے تو ترقی کجا خود اُن کے وجود کا قیام محال ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۔ +

[1] یعنی باریتعالی کو جو امیدین تھیین انکو بھی باطل کردیا +

قونصلین کی تقرری صرف اتحاد واتفاق ہی کے لئے ضروری نہین بلکہ اونکے بغیر دوسرے ملک مین تجارت کو بہی فروغ نہین حاصل ہوتا۔ یورپ کے ممالک کا کیا دستور ہے۔ یہی کہ جب کسی ملک مین اپنے ملک کی ساخت کو رواج دینے کا خیال ہوا۔ فوراً وہان اپنے ایجنٹ اور قونصل بہیجدیئے جو وہان کے باشندون کی طرز معاشرت اور مذاق سے واقف ہوکر اپنے ملک کے کارخانہ والون کو اطلاع دیتے رہتے ہین کہ یہان فلان چیز کی کہپت ہے۔ اگر وہ چیز پہلے ہی تیار ہوتی تہی تو فبہا۔ ورنہ نمونہ مرسلہ کے مطابق فی الفور نیا مال تیار کرکے بہیجدیا۔ یورپ والے یہ نہین کرتے کہ پہلے ہی بالکل نئی چیز بہیجکر بیگانہ ملک مین نیا مذاق پیدا کرین۔ بلکہ دس بیس چیزین مروجہ مذاق کی بہیجکر ایک دو آزمائشی نئی بہی تیار کردین اگر اونکا بہی رواج ہوگیا تو پوں باراں۔ ورنہ پہلی قسم کی چیزون کی فروخت کے منافع نہ فقط نئی چیزون کی تیاری وغیرہ کے خرچ اور گہاٹے کو پورا کردیتے ہین۔ بلکہ اسکے وضع کرنیکے بعد بہی سرمایۂ پر معقول نفع دیجاتی ہین۔ اِس سے ناظرین کو ظاہر ہوگیا ہوگا کہ آفندی موصوف کی یہ تجویز کیسی دوراندیشی۔ معاملہ فہمی اور وسیع النظری پر مبنی ہے۔ +

ہم امید کرتے ہین کہ سچے بہی خواہان قوم وملت آنریبل **حسین کامی بے** آفندی مدظلہ العالی کی اس مبارک ومسعود کوشش کے تہ دل سے ممنون ومشکور ہونگے۔ اور جناب ممدوح سے بہی امید ہے کہ وہ قومی فلاح وبہبود کے لئے اپنی بینظیر قابلیت اور لیاقت خداداد سے اسی سرگرمی اور شوق سے کام لیتے رہین گے۔ اور خدا کرے کہ ہندوستان اور ٹرکی کے نوجوانون کو اونکی تقلید کی توفیق حاصل ہو۔

اِس مضمون کو اور زیادہ طول دینا مناسب نہ سمجھکر ہم ذیل مین ترکی اخبار کے ریمارک اور آنریبل ممدوح کی تجاویز کو درج کردینے پر کفائیت کرتے ہین۔

یہ سلطنت سنیہ عثمانیہ کے قونصل نے جو صوبہ بمبئی کے مشہور بندر کراچی مین مقیم ہین ہندوستان مین عثمانیہ تجارت کی ترقی وتوسیع کے لئے مناسب وکارآمد تدابیر تجویز کرکے ایک مکمل رپورٹ اپنی گورنمنٹ کو ارسال کی ہے۔

یہ رپورٹ ایسی ضروری ہے کہ دولت علیہ کی طرف سے اوپر کامل غور وفکر کیا جائے گا۔ اور تاکہ ناظرین کو اوسکی قدر ومنزلت معلوم ہو ہم اس طولانی اور مفصل رپورٹ مین سے چند مقام مثال کے طور پر درج کئے دیتے ہین۔ صاحب ممدوح تحریر فرماتے ہین کہ "تمام ہندوستان مین ترکی کلاہ کا استعمال ورواج بسرعت ترقی کررہا ہے۔ ترکی سیاح ہندوستان کے اکثر شہرون مثلاً علیگڈہ وغیرہ وغیرہ مین وارد ہونے پر خیال کرتا ہے کہ وہ گویا اپنے ہی ملک مین سیر کررہا ہے۔ کیونکہ اکثر لوگ یہی کلاہ عثمانی استعمال کرتے ہین۔ مگر افسوس اہالی ہند کی اس رغبت ومیلانِ قومی سے ٹرکی کو کوئی فائدہ نہین۔ اور فقط آسٹریا کے چند کارخانے مستفید ہورہے ہین۔ جو ان ٹوپیون پر ہلال وستارہ بناکر کچہہ اُلٹے سیدہے ترکی الفاظ لکہدیتے ہین جو پڑہے بہی نہین جاسکتے۔ باین ہمہ یہ ٹوپیان بڑے زور شور کے ساتہہ ہندوستان مین فروخت ہورہی ہین۔

جس طرح ممالک محروسہ عثمانیہ مین جہان اعلیٰ ترین قسم کے عطریات تیار ہوتے ہین۔ عطر کا عام رواج ہے۔ اسی طرح خاتونان ہندوستان بہی اسکے استعمال کی عادی ہین۔ اونکی اس عادت سے فایدہ اٹہاکر یورپین تاجر خود ساختہ عطرون کو "ترکی عطر گلاب" کے نام سے بمقدار کثیر ہندوستان بہیجتے اور فروخت کرتے ہین۔ یہ درست ہے کہ یہ لوگ استنبول سے بہی بہت سا عطر منگواتے ہین۔ مگر پہر اپنی طرف سے ترکی خالص عطر مین مواد غلیظ ایزاد کرکے اوسکی مقدار بہت بڑہا لیتے ہین۔

"جو جانمازین اور مصلے استنبول مین تیار ہوتے ہین۔ مین بالبداہت کو یقین دلاتا ہون کہ اس ملک کے باشندے اونکے نہایت ہی مشتاق اور آرزومند ہین۔ اور اونکے اس اشتیاق سے ممالک اجنبیہ کے تاجر پورا فایدہ اٹہارہے ہین۔ وہ ادنےٰ اور کم قیمت جنسون سے اپنے نام مصلے تیار کرکے اُنپر ہلال وستارہ کا نشان بنادیتے ہین اور استنبول کی جامع مساجد مین سے کسی ایک کی تصویر اوپر بناکر موٹہہ مانگی قیمت پر اونہین یہان فروخت کرتے ہین"

مسلمانان ہند کو دلی رابطہ کی وجہ سے ممالک محروسہ عثمانیہ اور وہان کی ہر ایک چیز سے کمال محبت اور الفت ہے۔ اہالی یورپ ہماری غفلت اور لاپروائی کو غنیمت سمجہکر اس محبت سے فایدہ اٹہارہے ہین۔ وہ ایسی چیزین اور اشیا تیار کراکر جنکی نسبت اہالی ہند کو بظاہر یہ گمان ہوتا ہے کہ وہ عثمانیہ صنعت کارون کے ہاتہون سے تیار ہوئی ہین ہندوستان مین بہیج رہے ہین۔ اور یورپ کے کارخانون کی آمدنی کا ایک یہ بہی بہت بڑا ذریعہ ہے۔

"جب کہ اہالی ہندوستان ان نقلی چیزون کو محض اس وجہ سے کہ وہ عثمانیہ معمولات اور مصنوعات کے مشابہ ہوتی ہین اس ذوق وشوق سے خریدکرتے ہین تو ظاہر ہے کہ اگر ممالک شاہانہ کے تاجر اس طرف توجہ کرین تو اونکو کس قدر فایدہ ہوسکتا ہے۔ عثمانیہ تجارت کی توسیع کے لئے یہ ایک ایسا قابل قدر اور بالکل نیا مخرج ہے کہ محتاج تشریح نہین۔ حتیٰ کہ امریکہ کے تجار بہی اپنے ملک کی خراب اور مضر صحت اور وجود تمباکوؤن کو ترکی تمباکو کے نام سے ہندوستان بہیج رہے ہین۔ اور باشندگان ہند ترکی نام کی محبت کی وجہ سے اوسکے خریدنے سے گریز نہین کرتے"۔ آفندی موصوف نے مندرجہ ذیل تجاویز کو پیش کرکے اونکی منظوری وقبولیت کی درخواست کی ہے۔

(۱) محکمہ جلیلہ وزارت تجارت مین "فس خانہ عامرہ" (سرکاری کارخانہ کلاہ عثمانی) اور سرکاری کارخانہ پارچہ سازی (فابریقۂ ہمایون بز۔ جہان بنا تین وغیرہ تیار ہوتی ہین) کے ڈائرکٹرون اور شہر قرہ مرسل کے کارخانہ چوقہ (کشمیرہ)۔ شہر عشاق کے کارخانہ قالیچہ بافی اور شہر ہرکہ کے مشہور کارخانہ پارچہ کے منتظمین سے ایک ایک دو دو آدمی لیکر ایک باقاعدہ کمیٹی (مجلس) بنائی جائے +

(۲) وزارت تجارت ممالک اجنبیہ کے متعلق ایسے معلومات اور واقفیت حاصل کرکے جو ترقی تجارت عثمانیہ کا باعث ہون اس مجلس کو اونسے آگاہ کرتی رہے۔ +

(۳) مجلس مذکور کی طرف سے ترقی وتوسیع تجارت عثمانیہ کے اسباب کی تحقیق وتدقیق کے لئے جو ایجنٹ ہندوستان مین مقرر ہون وزارت تجارت ضابطہ کے طور پر اونکی تقرری کی تصدیق کرے۔ +

(۴) جب وزارت تجارت ان ایجنٹون کی تقرری کی تصدیق کردے تو وزارت جلیلہ صیغۂ خارجیہ اپنی طرف سے اونکو قونصل یا نائب قونصل کا خطاب عطا کردے۔ +

(۵) عہدہ کی اہمیت اور ملک اقامت (یعنی ہند کی آب وہوا کے لحاظ سے جسے انگریزون کی طرح ترک بہی بمشکل برداشت کرسکتے ہین) کے لحاظ سے ان وکلاء تجار یعنی ایجنٹون کو کمیشن یا کمیٹی مذکور کی طرف سے کم از کم اسّی پونڈ (بارہ سو روپیہ) ماہوار مشاہرہ دیا جائے۔ +

(۶) تہوڑی مدت کے بعد جبکہ دوسرے کارخانے بہی اس مجلس مختلط کے ساتہہ شامل ہوجائین تو اونکی ساختہ اشیاء اور امتعہ بہی براہ راست وکلائے تجارت کو بہیجدی جایا کرین۔ +

(۷) محکمہ وزارت وتجارت کی طرف سے (جرمن وفرانس وروس کیطرح) متذکرہ بالا کارخانون کو امداد اور خاص اجارے وسندین عطا کی جائین۔ تمت۔ +

کیا ہندوستان کے متمول تجارت پیشہ اور بیکار مسلمان نوجوان اس تحریک بیداری سے مستفید نہ ہونگے؟۔ +

تازہ ترین تار کی خبرین

لنڈن۔ ۶۔ نومبر۔ مغربی افریقہ کے علاقہ لیگوس مین فرانس اور انگلستان مین تلوار چلتی رہگئی ہے۔ کیونکہ جو فرانسیسی فوج سقی پر قابض ہوگئی تہی۔ اور انگریزی فوج آنے کی خبر سنکر چلی گئی ہے اوسکے مقابلہ پر جو انگریزی فوج لیگوس سے روانہ کی گئی تہی اوسکو حکم دیا گیا تہا کہ مقصوبہ علاقہ واپس لینے کے لئے اگر لڑائی کی ضرورت ہو تو اُس سے بہی دریغ نہ کرے۔ +

گورنمنٹ انگلشیہ عنقریب نائجیریا کمپنی کے علاقجات کو اپنی تحویل مین لیگی۔ یا کمپنی مذکور کو تجارتی وحکمرانہ منصبون کے مخلوط کرنے سے روک دے گی۔ +

لنڈن۔ ۷۔ نومبر۔ صبح دلیم دلیان صبح کے متعلق ۷ اکتوبر سے بعد کوئی کارروائی نہین ہوئی۔ + ایضاً۔ برازیل کے پریسیڈنٹ کو ایک شاہی مہمان نوازی کے انتظام کرنے کے بارے مین تشویش ہے۔ + ایضاً۔ شاہ سیام اسکندیہ پہونچکر ہوٹل کے بجائے اپنے ہی خیمہ مین قیام کرینگے۔ +

مسلمانونکی نسبت ایک عیسائی عورت کے خیالات

تقریباً ایک سال ہوا ہے کہ ہمنے فرانس کے مشہور و معروف پادری میاسنتھ کی نسبت جو گلیڈسٹون کا بڑا دوست ہے بحوالہ کرسچین لکھا تھا کہ وہ مسلمان ہوگئے ہیں - مگر اب اُنکی میم صاحبہ کی تقریر جو ذیل میں درج کیجاتی ہے معلوم ہوا ہے کہ صاحب ممدوح کے عیسویت چھوڑکر اسلام کو قبول کر لینے کی خبر کسیقدر ترمیم طلب ہے اصل معاملہ یہہ ہے کہ وہ دونوں مذاہب کو حق اور درست بلکہ ایک ہی سمجھتے ہیں اور اُن کی کل کوشش اسپر منحصر ہیں کہ دونوں مذاہب کے معتقدین کے دلوں سے موجودہ بغض و عناد ہٹاکر انکو یکجان و دو قالب بنا دیا جائے - اس ضروری اصلاح کے بعد ہم اُن کی میم صاحبہ کی تقریر ذیل میں درج کرتے ہیں جو ناظرین کیلئے کچھ کم دلچسپی کا باعث نہ ہوگی +

میڈم میاسنتھ لائی سن کو جو بڑے نامور اور مشہور اور نیکنام کیتھالک یفارم پادری میاسنتھ کی زوجہ ہیں اور جنکو بہت مدت تک ممالک اسلام میں رہنے کا اتفاق ہوا ہے اس عرصہ میں جو تجربہ اُنکو حاصل ہوا ہے - وہ اُنہوں نے ویسٹ منسٹر گزٹ کے ایک قائمقام کے روبرو بیان کیا ہے - میڈم موصوف اپنے شوہر کے ساتھ دو سال تک شمالی افریقہ - فلسطین - شام اور دور دراز ممالک اسلام میں رہی ہیں - اور اُنکی آمد و رفت اکثر حرم سراؤں میں ہوا کرتی تھی - انکا ارادہ ہے کہ ایک کتاب تصنیف کریں - جسکا نام ممالک اسلام ہوگا - اور اس کتاب کے بعد وہ ایک اور کتاب تصنیف کرینگی - جسکا نام اہل اسلام کی خانگی زندگی ہوگا - میڈم موصوف نے بیان کیا کہ جب میں گھر سے روانہ ہوئی تھی - تو میرے دل میں تمام تعصب جو عیسائیوں کو اہل اسلام سے اکثر ہوتا ہے - بھرا ہوا تھا - اور یہہ تعصب اہل اسلام کے مذہب اور اخلاق کی نسبت تھا - اور جب میں واپس آئی ہوں - تو یہہ بات میرے دل میں نام و نشان کو نہیں ہے ہم کرسچن لوگ اکثر یہو یہہ مسلمانوں کی مذہب سے عداوت کرتے ہیں میں بطور مثال کے ایک بات بیان کرنا چاہتی ہوں - تھوڑا عرصہ ہوا ہے - کہ ہم سنا کرتی تھی - کہ اسلام میں بہت سختی لکھی ہوئی ہے - اس میں شک نہیں ہے کہ حال میں جو کشت و خون ہوا ہے - وہ کسی طرح روا نہیں ہے - لیکن یہہ بھی درست ہے - کہ جسقدر رعائت اسلام میں ہے اور کسی مذہب میں نہیں ہے - وہ خدا کو ایک جاننے کی ہدایت کرتا ہے - اسلام صرف بت پرستی کا دشمن جانی ہے - بت پرست کو زور شمشیر بھی مسلمان کرنیکا حکم ہے - یہہ کہنا کہ مسلمان عیسائیوں کو نفرت اور حقارت سے دیکھتے ہیں - لغو بات ہے - اسلام کی تعلیم یہہ ہے - کہ خدا ایک ہے اور قیامت میں خدا ضرور انصاف کریگا - اس کے علاوہ دیگر فروعی معاملات میں پرواہ اسلام زیادہ نہیں کرتا - اسکی ہم کئی ثبوت دیسکتی ہیں - مثلاً تلمسان (افریقہ) کا قاضی جس سے ہمنے اُسکے مکان میں ملاقات کی تھی بڑا عالم فاضل شخص تھا - اُسنے کم سے کم تیس کتابیں علم موسیقی اور برق اور دیگر مضامین پر یورپین سائنٹیفک کانگرس کیلئے تصنیف کی تھیں - اسکی کتاب علم موسیقی فرانس میں سرکاری طور پر رائج ہوئی ہے - یہہ لائق فائق عرب مذہبی معاملات میں بھی قابل وستگاہ رکھتا ہے - اس شخص کو کئی میتھوڈسٹ اور بپٹسٹ پادری عیسائی بنانے گئے - قاضی اور اسکے اہل خانہ نے بڑے تپاک سے اُن لوگونکا استقبال کیا - اور اگرچہ اِن پادریوں نے قرآن اور اسلام پر کئی حملے کئے - اس شخص نے نہایت بردباری سے تحمل کیا اور اُنسے چلتے وقت پوچھا - کہ پھر کب تشریف لاؤگے - ایک عیسائی نے جو اسوقت ہمارے ساتھ تھا - مجھسے کہا کہ اگر کوئی مسلمان ہمارے گھر میں آکر اس قسم کی حرکت کرتا - تو وہ فوراً نکالا جلتا - ہم صلیبی لڑائیونکو ہمیشہ بہت مقدس تصور کرتے ہیں - اور ہمارا یہہ خیال ہے کہ صلیبی جنگیں اس لئے کی گئی تھیں کہ مسیح کے مزار کو اہل اسلام کی بے ادبی سے بچایا جائے - جو لوگ جنگ صلیبی میں شامل ہوئے تھے وہ بانی فساد تھے اور ابھی تک یہہ مقدس مزار اہل اسلام کے پاس ہے - جو اسکی نہایت عزت کرتے ہیں - اور عیسائیونکو انمیں جانے کی اجازت دے رکھی ہے - کہ اسکے قریب اپنا گرجا بنائیں - اگر اہل اسلام کو اشتعال دیجاوے - تو وہ ہرگز سختی نہیں کرتے - اُن میں فرانسیسیوں نے ایک بہت دلچسپ تجربہ کیا تھا - اُنہوں نے مذہب کا واسطہ دلکر رہانکی مسلمانونسے استدعا کی جس سے تمام دقتیں رفع ہوگئی تھیں مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ اصلی مالک اور حاکم خدا ہے - اور جب انکو یقین دلایا جائے - کہ اُنپر خدائی احکام کے مطابق حکومت ہوگی - تو وہ دیگر ظاہرداریوں اور طرزونکی پرواہ نہیں کرتے - ٹیونس میں تین بڑے فرقوں میں جو خدا کو ایک مانتے ہیں یعنی مسلمانوں - عیسائیوں - اور یہودیوں میں اتفاق کرنے کی تجویز کیگئی ہے - اور اسمیں بہت کچھ کامیابی ہوئی ہے +

پھر ویسٹ منسٹر گزٹ اخبار کے قائمقام نے پوچھا - کہ اِن اسلامی ملکوں میں عورتونکی کیسی عزت ہوتی ہے ؟ - اس نیک عیسائی بی بی نے جوابدیا کہ اس بارہ میں بھی ہماری رائے غلط ہے - اسلامی عورتیں اپنی حالت کو بہت پسند کرتی ہیں - اور اُنکو عیسائیونکی آزادی کسیطرح منظور نہیں ہے - وہ اس پردہ داری کی شیدا ہیں - وہ تعلیم کی مخالف نہیں ہیں - مگر تعلیم ایسی طرز پر حاصل کرنا چاہتی ہیں - جو اُنکو پسند ہو - مدرسہ میں جانا انکو عار نہیں ہے - مگر بغیر پردہ کے وہ جانا نہیں چاہتیں - عورت کی عزت اُسکی عصمت کی شہرت پر ہوتی ہے - حرم سرا سے مراد عورتونکا خاص مقام رہائش ہے - ہمارا یہہ خیال کہ وہ ایک قسم کا قید خانہ ہوتا ہے - بالکل غلط ہے - میں گئی تھی سلطان کے حرم میں جاکر دیکھا ہے - وہیں کہہ سکتی ہوں - کہ بہت کم ایسے لوگ ہیں جو ایک سے زیادہ عورتیں رکھتے ہیں - اور وہ ہرگز ایسی کارروائی نہیں کرتے جیساکہ ہم میں اُنکا مضحکہ اڑایا جاتا ہے - اعلیٰ درجہ اور اوسط درجہ کے لوگ عموماً ایک ہی زوجہ رکھتے ہیں - بلکہ وہ لوگ ہمپر بسا اوقات خندہ زن ہوتی ہیں - اور کہتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ ہماری جائز طور پر ایک سے زیادہ بیویاں ہوسکتی ہیں - مگر تمہاری طرح ہم زنا روا نہیں رکھتے - ہم میں عورتونکے لئے علیحدہ اور مردوں کیلئے علیحدہ قانون نہیں ہے - عموماً شادی سے پہلے مرد اپنی بیوی کی شکل سے واقف نہیں ہوتے - اور نوجوان مرد ویسی ہی شرمگیں ہوتے ہیں جیسی کہ کنواری لڑکیاں - انکی عورتیں قرآن حفظ کر لیتی ہیں - اور کارچوبی کے کام میں لاثانی سمجھی جاتی ہیں (ہنسکر) مجھے آپ مسلمان نہ سمجھیں میں جو کہتی ہوں از روئے انصاف کہہ رہی ہوں - اور سچی بات کو چھپانا انصاف کا خون کرنا ہے +

اہل مشرق کے پولیٹکل خیالات کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے ؟ یہہ بہت مشکل سوال ہے تمکو ہندوستان کا معاملہ درپیش ہے - مجھے یقین نہیں - کہ تمہاری اسلامی رعیت تم سے کسی قسم کی مذہبی عداوت رکھتی ہو - اگر تم انکو اشتعال خواہ مخواہ دلاؤ تو وہ اور بات ہے تمنے خود ویسی خیالات (جمہوریہ) انہیں پیدا کردی ہے - اور وہ روز افزوں ہے - ڈاکٹروں اور نرسونکی ضرورت بیماری کے وقت بہت ہوتی ہے - مگر کوئی یہہ نہیں چاہتا کہ بیماری کے بعد بھی وہ مکان میں رہیں - اس میں شک نہیں کہ غیر گورنمنٹ سے کئی دست درازیاں ہوتی ہیں - حال میں اس ناراضگی میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے شامل ہونے سے معلوم ہوتا ہے - کہ کوئی پولیٹکل بات مدعا ہے - مذہبی نہیں ہے - یہہ خیال کہ تمام لوگ بھائی بھائی ہیں - بہت دلنشین ہوتا جاتا ہے - میرا اور میرے شوہر کا مدعا ہے کہ اُس خندق پر جو مسلمانوں اور عیسائیونکے درمیان ہے - پل باندھ دیا جائے - اور وہ آپس میں زیادہ میل جول کرنے لگیں - یہہ بات اُسوقت ہوگی - جبکہ عیسائیونکے دلوں میں جو غلط فہمیاں اس بڑے مذہب کی طرف سے ہیں دور ہوجائینگی +

سرحدی ہنگامے

درہ سمپاگا کی فتح ہونیکی خبر پچھلے ہفتہ درج کردیگئی تھی - وہاں بہت سخت لڑائی ہونیکا احتمال تھا - مگر خلاف توقع وہ بہت ہی آسانی سے فتح ہوگیا - پہلے غیم پر شین اور میکسیم توپوں سے خوب گولہ بارگئی اور پھر دشمن کو دھوکہ دینیکلئے پہلے فوج یسار کو آگے بڑھنے کا حکم دیا گیا - اور جب

غنیم اُسطرف سے حملہ روکنے کی تیاریوں میں مصروف ہوگیا-تو یمین کیطرف سے اچانک حملہ آور ہوکر اُسے بھگادیا گیا-اِس معرکہ میں ہماری صرف ۲۵ آدمی مقتول و مجروح ہوئے-مقتولین میں ایک انگریز کپتان بھی تھا-دوسرے دن یعنی ۳۰-اکتوبر کو درہ ارہنگا کیطرف بھاری جمعیت سے معاینہ کیلئے پیشقدمی کیگئی-اور ۳۱-کی صبحکو سمپاگا کیطرح یہاں بھی غنیم پر پہلے گولہ باری کرنیکے بعد فوج پیدل نے ایک بندوق سر کئے بغیر دھاوا کرکے درہ کو فتح کرلیا-غنیم کی تعداد درہ مذکور میں پانچسو سے زیادہ نہ تھی-قلت تعداد اور عدم مزاحمت کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ آفریدی دو دن سے اپنے قبائل کو تراہ سے نکال لیجانے میں مصروف تھے-وہ واپسی پر اپنی فصلوں اور دیہات کو بھی جلاتے گئے-اِس درہ کے فتح ہونیکے بعد جنرل لوکھارٹ اور انگریزی فوج اب پہلے مرتبہ تراہ کی وادی میدان میں داخل ہوئی-یہہ وادی عریض نو میل لمبی اور نہایت ہی زرخیز اور آباد ہے-آفریدی وادی بارا کو وہاں سے افغانی علاقہ تک گراہر کو بھاگے جارہے ہیں +

امیر صاحب کی خدمت میں ۱-اکتوبر کو آفریدی اور اورکزئی قبائل کے وکلا نے حاضر ہوکر بیچ بچاؤ کرادینے کی درخواست کی-اسپر امیر صاحب نے انگریزی ایجنٹ متعینہ کابل کو خط لکھا کہ آفریدی سرکار کے زیر جلال سے ڈر گئے ہیں-اور اپنی حرکات سے نادم ہوکر مجھ سے ملتجی ہوئے ہیں کہ اُنکو سرکار سے معافی دلادوں اور شرائط معافی معلوم کرکے اُنکو اطلاع دوں-اگر یہہ ممکن ہو تو میں اسبارہ میں گفتگو شروع کروں اور اگر اُنکی سزا دہی کیلئے احکام صادر ہوچکے ہوں تو میں کوئی دخل دینا نہیں چاہتا-اُنکیلئے جو سزا تجویز کیجائے وہ اُنکو مستوجب ہیں-اِسی خط میں ضیاء الملت والدین گورنمنٹ کو اپنی دوستی کا کامل یقین دلاتے ہیں-اور نواب اسرائے کیطرف ایک اور خط بھیجکر تحریر فرماتے ہیں کہ میں ہاڈا ملا کی گرفتاری کیلئے کوشش کر رہا ہوں-اگر وہ پکڑا گیا تو اُسے میں افغانی علاقہ سے خارج کردونگا-اور میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آفریدیوں نے میری علاقہ میں پناہ آلی تو میں آپکو پھر بھی انگریزی علاقہ میں داخلت نہیں کرنے دونگا-نواب اسرائے نے امیر صاحب کی دوستانہ تحریر کا شکریہ ادا کرکے انکو سر لوکھارٹ کے اعلان کی ایک نقل بھیجدی ہے +

سمد کیطرف سرحدیوں سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں ہوئی-البتہ ۳۰-اکتوبر کو جاسوسوں نے خبر دی تھی کہ مقام خرند میں چار ہزار کوکی خیل آفریدی اور حاجی دریا خیل و خانی خیل چمکنیو نکا لشکر جمع ہے-نئی فوج کی آمد کی خبر سے سرحدیوں کو حیران کردیا ہے-پرانی گولی جو عمولی بارود سے چلائی جاتی تھی ایسی کمزور ہوتی تھی کہ مجروح چھ چھ گولیاں لگنے پر بھی برابر چلتا رہتا تھا-اب بدود کی سفید بارود کی ایک گولی لگ جانے ہی سے دشمن کا کام تمام ہوجاتا ہے +

واقعہ مزار کے بانی مبانی سداخان اور دیگر مطلوبہ ملکوں کے واپس آجانے پر مہم ٹوچی کا مدعا یکطرح سے حاصل ہوگیا ہے-اور اب غالباً وہانکی فوج جو بیکاری اور بیماری سے سخت عاجز ہورہی ہے-واپس آجائیگی مگر یہہ علاقہ بالکل خالی نہیں کردیا جائیگا-بلکہ جابجا محفوظ اور مضبوط قلعے تیار ہوکر اسقدر فوج اُن میں رکھی جائیگی جو حفاظت کیلئے کافی ہو-درہ شمپاگا پر بیس ہزار فوج اور ۳۶ توپوں سے حملہ کیا گیا تھا-سابقہ کسی معرکہ میں اسقدر فوج ایک جگہ پر استعمال نہیں کیگئی تھی-۱۸۷۸ء کی محاربہ افغانستان میں علی مسجد دو بریگیڈ یوں یعنی تقریباً چار ہزار آدمیوں سے فتح کیا گیا-چارا سیاب کی لڑائی میں تین ہزار فوج تھی اور قندھار کے مشہور معرکہ میں جسمیں لارڈ رابرٹس نے ایوب خان کو شکست فاش دی تھی-انگریزی فوج میں صرف دس ہزار آدمی تھے +

۳۰-اکتوبر کی رات کو دو سوار برج ہری سنگھ کی گرد گشت کر رہے تھے کہ آٹھ مسلح آفریدیوں نے گولیوں کی باڑھ سے ایک گھوڑے کو ہلاک اور ایک سوار کو زخمی کردیا-بعض کا خیال ہے کہ اِرد گرد کے سرکاری علاقہ کے دیہات کے بدمعاش یہہ کارروائی کرتے ہیں-مگر پختہ بات یہی ہے کہ آفریدیوں کی چھوٹی چھوٹی جماعتیں رات کے وقت انگریزی علاقہ میں داخل ہوکر واپس چلنے پر نقصان پہنچا جاتی ہیں-اور اُن کی وجہ سے رات کے وقت تقریباً تمام سڑکوں پر چلنا خالی از خطرہ نہیں +

درہ ارہنگا کے فتح کرنے پر ایک کپتان-۲ درانی اور ایک سپاہی زخمی ہوئے-قتل کوئی نہیں ہوا-غنیم کا نقصان بھی تھوڑا ہی ہوا-وہ اب غالباً جگہ جگہ کہیں مقابلہ نہیں کریگا اور متفرق جماعتوں میں منتشر ہوکر سرکاری افواج کو وقت کیا کریگا-یکم نومبر کی رات کو کیمپ میدان میں گولیاں چلائی گئیں اور کیمپ سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر تیسرا یا پانچ درانی بالکیرے فوج اگر جلد واپس منگوالیگئی تو آفریدیوں کو کوئی سزا نہیں دیجاسکیگی فصلیں وہ مدت کی کاٹ چکی ہوئی ہیں-اور ٹھوڑی سی جو بیچ میں اُنسے تھیار لینا ناممکن ہے-اور اگر تھیار لینے لازمی سمجھ گئے ہوں تو غالباً موسم سرما کا بہت سا حصہ فوجکو وہاں رکھکر برف سے تکلیف اُٹھانی پڑیگی سڑکیں کھاڑی کمپ ابھی تک میدان سے آگے نہیں بڑھایا-درہ ارہنگا سے ۲۴ گھنٹوں میں اسقدر سد وغیرہ گذرتی ہے جو دو دن کیلئے کھانے کی کافی سامان گذرجانے پر متفرق وقتوں کل گردنواح کو بھیجے جائینگے اور پھر اوپر بارا پر ایکطرف سے لوکھارٹ صاحب اور دوسری طرف سے پشاور کالم کی فوج پیشقدمی کرکے آفریدیوں کو بیچمیں لے لینگے-مگر غالباً اِس عرصہ میں آنیسے پہلے ہی افغانی علاقہ کو بھاگ جائیں-سرسٹ کمپ سے فوج کے دستے اِدھر اُدھر معاینہ کرنیکے لئے جاتے ہیں اور دشمن کی گولیوں سے اُن میں دو چار جانوروں کو نقصان ہوجاتا ہے-درہ خیبر اور بارا کے قریب بھی آفریدیوں سے چھیڑ چھاڑ برابر چلی جاتی ہے

۳۱-اکتوبر کو تیس دکاخیلی کمپ بارا سے ایک میل کے فاصلہ پر ٹھیکہ دار بھوسے کے گودام پر پہرا دار قلیوں کی ٹنڈیاں کسنے کی نگہبانی چوکیدار اور اُسکی رائفل کو اُٹھا لیگئے-راستہ میں مقام نصراللہ کی پولیس چوکی نے بندوقوں کی باڑھ چلائی جسپر وہ چوکیدار کو چھوڑ گئے-۹-دین نگال رسالہ کا ایکنفر ہارا ۱۰-اکتوبر کو آفریدی پکڑ لیگئے تھے اُسکا تبالہ خیبر رائفل کے ایک جوالا ہی جسے ہمنے اسیر کرلیا تھا کیا گیا +

جنرل لاکھارٹ کی زیر کمان جو فوج میدان میں ہے-اگر وہ کمپ میں مقیم ہو تو اُسپر ایک لاکھ روپیہ یومیہ خرچ آتا ہے-دشمن کے چلائے ہوئے خالی کارتوس جمع ہوکر راولپنڈی کی اسلحہ خانہ کو بھیجے جارہے ہیں تاکہ انکی شناخت وغیرہ دریافت کیجائے-پہلے خیال تھا کہ پشاور کے قریب کے حریفوں کے پاس کارتوس زیادہ ہیں-اب معلوم ہوا ہے کہ افغانی علاقہ کے ہمسایہ اُنسے زیادہ گولی بارود رکھتے ہیں +

جنرل ایلس جنرل افسر کمانڈنگ افواج پشاور نے دارالخلافہ شملہ کا ڈسپیچ گورنمنٹ ہند کی خدمت میں حسب ضابطہ بھیجا ہے اور اُسمیں ایک ایسی بات لکھی ہے جو معلوم ہوتا ہے کہ پہلے کم لوگوں کو معلوم ہوگی-جنرل ایلس نے لکھا ہے کہ چکدرہ اور قلعہ دروش کی درمیانی سڑک پائندہ اور سلطان خیل کے زبردست قبائل کے علاقہ میں سے گذرتی ہے اور وہی اُسکے محافظ ہیں-اِن لوگوں کا آفریدیوں کے فساد کردینے پر بالکل خاموش اور برابر غدار رہنا اِس الزام کی قطعی تردید کرتا ہے کہ سرحدیوں نے اسلئے فساد کیا ہے کہ گورنمنٹ نے خلاف عہد چترال کی سڑک بنائی ہے-۲-نومبر کی رات کو ایک قافلہ خزانہ اور سد لیکر ارہنگا سے گذر رہا تھا اور چار سو میں گورہ اُسکی محافظ تھے کہ آفریدیوں نے پہلے سخت آتشباری کرکے خنجر دانی حملہ کیا-۳ گورہ قتل اور کئی زخمی ہوئے-آخر میں بچا سو گورہ سے بچکر آگئے اور دشمن کو مار کر بھگا دیا-قافلہ کے کچھ حصہ پر بھی دشمن نے حملہ کیا-ایک گورہ شدید مجروح و درانی اور تین خچر قتل ہوئیں-مگر غنیم کو دست بدست لڑائی کے بعد ہٹا دیا گیا-مسدود اکتوبر ارہنگا سے ورہی ۱-نومبر تک سڑک بنالی گئی ہے

سول اینڈ ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ جن مجروحات کو ملاکنڈ کو تل پر آخری جان توڑ حملہ کیا گیا تھا اُنسے دوسری صبحکو ایک مسلمان انگریزی عالی لاش دشمن کے مقتولوں میں نہ پائی گئی-کہا گیا ہے کہ لاش حسبدستور تھا فوراً دوسری لاشوں کیساتھ جلا دیا گیا-بیشتر اِسکے کہ پولیٹکل افسر میجر ڈیورنڈ وہاں پہنچکر اپنا اراد غرض شناخت اسکی فوٹو لینے کا پورا کرسکتے-لیکن یقین کیا گیا ہے کہ ایک دیسی خاص پولیس کا افسر جو اتفاق سے پولیٹکل افسر کیساتھ تھا اوجسنے کہ لاش کو جلنے سے پہلے دیکھا تھا اُسنے بلاشک و ریب شناخت کرلیا تھا کہ یہہ شیک اضلاع مغربی و شمالی کی ایک ضروری اور بڑی مسلمان شہر کی انجمن اسلام کا ایک فیشنل (عہدہ دار یا ملازم) تھا + اور کچھ آگے چلکر اِس مضمون میں یہہ لکھا ہے:-"سوات میں شورش ہونے سے تھوڑی دیر پہلے کہا جاتا ہے کہ کچھ ملا ہندوستان میں جابجا پھر رہے تھے-اور ہندوستان کے مسلمانوں کی ہمدردی اپنی قوم کی کو حاصل کرتے تھے اور انگریزی رعایا کا شخص جو ملاکنڈ میں مارا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ جب ملا اپنے وطن کو لوٹنے لگے تو یہاں کے ساتھ ہوگیا اور علاوہ کسیقدر زر امداد کے سوالیوں کے ہمدردی کا پیغام بھی لیگیا تھا-اِس آخری بیان کی تائید کیلئے تو کوئی معتبر شہادت موجود نہیں ہے-لیکن یہہ خبر کہ ایک شخص انگریزی رعایا کا چند ہفتے قبل سے پہلے اِس دیوانہ ملا کیساتھ تھا جبکہ اُسنے وعظ شروع کیا اور پیرو جمع کئے-ہم یقین کرتے ہیں کہ بعد از ان سچی ثابت ہوئی ہے-اغلباً اِسی لئے اِس محکمہ ٹھگی و ڈکیتی کے ایجنٹ کو اُس شخص کی حرکات کی نگرانی پر مامور کیا ہوا تھا-اور اُسکی اسطرح آخرکار ملاکنڈ کے پولیٹکل افسر سے ملاقات ہوگئی ہے

---

* یہہ تھا کہ اضلاع مغربی و شمالی کی کسی مسلمانوں کی بڑی شہر کی انجمن اسلام کا ایک عہدہ دار ملاکنڈ کے قریب دشمن کی فوج کے مقتولوں میں پایا جاوے واقعی حیرت انگیز اور خصوصاً مسلمانوں کیلئے افسوسناک ہے-گو ممکن ہے کہ کسی نامعلوم اور مجہول الکیفیت شخص کی کسی ایسے بعید از قیاس اور قابل نفرت حرکت کا ارتکاب ہونا جو ہمارے یا جو ہمارے دوست نہیں معلوم ہوتی-اور اگر فرض بھی کرلیا جائے کہ کسی شخص نے سچ مچ یہہ جھک ماری ہو تو اس سے ساری قوم یا کسی بڑی جماعت مسلمان کا تعلق ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ پونہ کے قاتل ایک مٹھی بھر دیوانی افسوس سے ساری جماعت مسلمان کا تعلق ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ پونہ کے قاتل ایک مٹھی بھر دیوانی افسوس سے ساری قوم یا کسی بڑی

منقولات

(از علیگڈھ - انسٹیٹیوٹ گزٹ)

الف لیلہ

الف لیلہ جسکو عربی میں الف لیلہ ولیلہ اور انگریزی میں اریبین نائٹس (Arabian Nights) کہتے ہیں مشہور کتاب ہی جس میں بہت سی عجیب و غریب افسانے اور دلچسپ کہانیاں ہیں - اسپر بطرس آفندی نے دائرۃ المعارف میں ایک آرٹیکل لکھا ہی - ہم اُس آرٹیکل کا خلاصہ ناظرین اخبار انسٹیٹیوٹ کیلئے ذیل میں درج کرتے ہیں :-

بطرس آفندی نے لکھا ہی کہ "الف لیلہ روئے زمین کی تمام قوموں میں پھیل گئی ہی اور جو شہرت اُسکو حاصل ہوئی ہی وہ کسی انسانی تصنیف کو نہیں ہوئی - جسطرح ایشیا اور افریقہ کے عرب باشندے مکانوں اور قہوہ خانوں میں اُسکے مطالعہ سے لطف اُٹھاتے ہیں - اسیطرح یورپ اور امریکا کے بے شمار باشندے اُسکے پڑھنے اور سننے سے محظوظ ہوتے ہیں - اور اُسکے مطالعہ سے لذت اُٹھاتے ہیں - کیونکہ وہ اِس کتاب کے عجائبات اُسکے رنگارنگ افسانوں اور اُس عجیب طرز تحریر کی جس سے انسان کی طبیعت مسرور ہوتی ہی - کوئی نظیر نہیں پاتے - اِس میں شک نہیں ہی کہ انسان کی طبیعت اصل فطرت کی لحاظ سے عشق و محبت کے معاملات اور حیرت انگیز اتفاقی امور اور ایسے کاموں کی طرف مائل ہی جن سے شجاعت اور دلیری کا جوش ظاہر ہوتا ہو" +

اگرچہ اِس کتاب میں بعض ایسی خرابیاں ہیں جن سے اُسکو نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے بلکہ تمام مطالعہ کرنیوالوں کیلئے نہایت مضر کہہ سکتے ہیں - مگر جن مقامات اور اشخاص کا بیان اُس میں درج ہی اُسکے لحاظ سے اُس سے بہت سے فائدے بھی حاصل ہو سکتے ہیں - اُسکے مطالعہ سے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بہت سی مفید باتیں اور حکمتیں سیکھ سکتے ہیں - جب وہ دیکھتے ہیں کہ الف لیلہ کی بعض چالاک آدمیوں نے دوسروں کے شکار کرنیکو لئے کس طرح کے جال پھیلائے اور وہ اِن جالوں سے کسطرح بچکر نکل گئے - تو اُن کو دنیا کی چالاکیاں اور اُن چالاکیوں سے بچنے کی تدبیریں معلوم ہوتی ہیں - کتاب کے مطالعہ کے وقت اُنکو خیال بھی نہیں آتا کہ گردوپیش کی دنیا اُس دنیا سے مختلف ہی جو اُنکو کتاب کے صفحوں پر نظر آتی ہیں - جب وہ ایسے واقعات کو پڑھتے ہیں جو گردوپیش کے روزمرہ واقعات سے مختلف ہیں تو وہ اُنکو شروع کرتے ہی سمجھ جاتے ہیں کہ ہم اب تصورات کی نئی دنیا میں داخل ہوتے ہیں اس طرح مطالعہ کرنیوالوں کا تصور رفتہ رفتہ قوی ہوتا ہی - اور اُنکو نوع انسان کی وہ حالات معلوم ہوتے ہیں جو اکثر برسوں کے تجربہ سے بھی معلوم نہیں ہوتے - یہی وہ چیز ہی جس سے اِس کتاب کی عیب دھندلے ہوکر چھپ جاتے ہیں اور یہی سبب ہی کہ جبتک اِس دنیا میں پسند کرنیوالے موجود ہیں یہہ کتاب پسند کیجاوے گی +

مشرقی باشندوں کی طرح اہل یورپ نے بھی اِس کتاب کو اپنی زبانوں میں ترجمہ کیا ہی - مگر جو خرابیاں اسکی بعض ترجموں میں موجود تھیں - وہ رفتہ رفتہ دور کردی ہیں - یورپ میں سب سے پہلے اِس کتاب کا ترجمہ ایک فرانسیسی باشندے نے کیا جسکا نام انتوان گلند ہی - یہہ شخص رولو میں جو صوبہ پیکارڈیا کا ایک قصبہ ہی ۱۶۴۶ء میں پیدا ہوا - اسکے والدین مفلس تھے - وہ ابھی نابالغ تھا کہ باپ کا انتقال ہوگیا - ماں نے اُسکو (۱۳) برس کی عمر میں تعلیم دلانے کا ارادہ کیا اور نویون کے مدرسہ میں داخل کردیا - مگر وہ تعلیم کا خرچ نہیں اُٹھا سکتی تھی - اِسلئے چند سال بعد اُسکو مدرسہ سے اُٹھا لیا - اب وہ ایک پیشہ کے سیکھنے میں مشغول ہوا - مگر اُسکا جی نہیں لگا - ناچار وہ پیرس میں داخل ہوا - نویوں کے مدرسہ میں اُسکو لاطینی - یونانی اور عربی زبانوں میں کچھ کچھ مہارت ہوگئی تھی - وہ بسی نے جو فرانس کا ایک عالم تھا اس میں شرافت اور قابلیت کے آثار دیکھکر اُسپر خاص توجہ مبذول کی اور اُسکو مشرقی زبانوں کے سیکھنے کیلئے بیتبیہ کی خدمت میں بھیجدیا جو پروفیسر سربون کا شاگرد تھا - اِسکے بعد وہ مسٹر نوانتل کے ساتھ قسطنطنیہ آیا - یہاں پہنچکر اُسنے جدید یونانی زبان تحصیل کی - وہاں سے بیت المقدس کی زیارت کو گیا - ۱۶۷۵ء میں جبکہ وہ پیرس میں مشرق کے سفر سے واپس آیا - تو اُسکے ساتھ مشرق کی بہت سی قدیم چیزیں تھیں جنکو فرانس کے باشندوں نے تعجب کی نظر سے دیکھا - اِسکے بعد اُسنے مشرق میں آثار قدیمہ کی جستجو کرنے کو دوبارہ سفر کیا - ۱۶۷۹ء میں گلبرٹ نے اُسکو یہہ کام سپرد کیا کہ وہ مشرقی ملکوں میں قلمی کتابوں کی تلاش کرے غالباً اِسی سفر میں اسکو الف لیلہ کا قلمی نسخہ ہاتھ لگا - اُسنے اس کتاب کا بہت سا حصہ فرنچ میں ترجمہ کرکے چھپوایا - اِس ترجمہ سے یورپ کے باشندوں میں جنہوں نے اِس ترجمہ کو مطالعہ کیا اُسکی شہرت پھیل گئی اور اُس کا یہہ کام آجتک تحسین و تعریف کے قابل سمجھا جاتا ہی +

جب ہم الف لیلہ کی اصلی عربی نسخہ پر غور کرتے ہیں تو اُسکے مؤلف کا سراغ لگنا دشوار معلوم ہوتا ہی - اسیطرح جس مقام پر اور جس زمانہ میں یہہ کتاب لکھی گئی ہی اسکا حال بھی قیاساً معلوم ہوتا ہی یہہ قیاس کتاب کی اندرونی شہادت پر مبنی ہی - دولت عباسیہ کی نادر فرمانروا خلیفہ ہارون رشید کا ذکر اسکے بہت سے قصوں میں درج ہی اور یہہ ذکر بار بار صاف طور پر ہوا ہی - اس سے گمان ہوتا ہی کہ یہہ کتاب اسکی وفات کی تھوڑی ہی مدت بعد لکھی گئی ہی - الف لیلہ کے قصوں میں مسلمانوں کو مومن کے لقب سے ملقب کیا ہی - عیسائیوں - یہودیوں اور آتش پرستوں کا ایسے ناموں سے ذکر کیا ہی جو حقارت آمیز ہیں - اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ اس کتاب کا مؤلف مسلمان ہی اور یہہ کتاب عربی زبان میں ظہور اسلام کے بعد لکھی گئی اور اُسکے بعض قصے کم سے کم ہارون رشید کی خلافت کے بعد مرتب ہوئے ہیں +

پروفیسر ساسی نے جو فرانس کا نامور عالم ہی اور جو مشرقی ملکوں کے حالات اور مشرقی قوموں کے لٹریچروں سے اچھی طرح واقف ہی الف لیلہ کی نسبت چند خیالات ظاہر کئے ہیں وہ لکھتا ہی کہ الف لیلہ جس زمانہ میں تصنیف ہوئی اُس زمانہ میں قہوہ موجود نہیں تھا حالانکہ قہوہ کا لفظ اِس میں موجود ہی - گو کہ صرف تین جگہ اِسکا ذکر آیا ہی - قہوہ کا جسطرح اِس میں ذکر ہوا ہی اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لفظ کسی کاتب کی قلم سے ٹپک پڑا ہی - کیونکہ مشرق میں قہوہ کا مہمانوں کے سامنے پیش کرنا ضیافت کا لازمی عنصر ہی - شاید اِسلئے کاتب نے خیال کیا ہو کہ جو کتاب سوسیٹی اور زندگی کے حالات بیان کرتی ہی اُس میں اِس عنصر کا شامل ہونا ضروری ہی - قہوہ اگرچہ ۱۵۵۴ء میں عرب میں داخل ہوچکا تھا مگر ۱۵۵۰ء سے پہلے اسکا رواج کثرت کے ساتھ نہیں ہوا - تمباکو کا ایک جگہ ذکر ہی اور وہ بھی عارضی طور پر جس سے صاف یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ اِس لفظ کو بھی کسی کاتب نے داخل کیا - کیونکہ تمباکو ۱۵۶۵ء سے پہلے انگلستان میں نہیں آیا تھا - مشرق کے ملکوں میں بھی اِسی زمانہ کے قریب قریب داخل ہوا ہوگا نہ کہ اِس سے پہلے - اِس کتاب کی عبارت قدیم زمانہ کی خالص عربی نہیں ہی - بلکہ شام اور مصر کی جدید تصنیفات سے ملتی جلتی ہی - اِس بنا پر تمام محققین کا اِس بات پر اتفاق ہوگیا ہی کہ غالباً اس کی تالیف کا سب سے قریب زمانہ ۱۴۵۰ء ہی - اسباب میں علما کا اختلاف ہی کہ یہہ کتاب کہاں لکھی گئی - علامہ وان ہیمر اسکی تالیف کا مقام ملک فارس کو قرار دیتا ہی - پروفیسر ساسی کے نزدیک یہہ کتاب ملک شام میں تیار ہوئی - پروفیسر لان کی رائے یہہ ہی کہ مصر میں لکھی گئی - جس نسخہ کا ترجمہ گلینڈ نے کیا وہ ملک شام سے دستیاب ہوا تھا - اور اس میں شک نہیں ہی کہ مؤلف کتاب نے جن واقعات کا اُس میں ذکر کیا ہی اُنکا میدان بغداد اور دمشق کو قرار دیا ہی - مگر پروفیسر لان کہتا ہی کہ اسکے بعض قصوں میں مصر کے باشندوں کی اخلاق و عادات نہایت صحت اور تفصیل سے بیان ہوئی ہیں - اور اُن سے اُس زمانہ کی سوسیٹی کی واضح تصویر کھینچی گئی ہی - اگر مؤلف مصر کا باشندہ نہو تو ناممکن ہی کہ مصر کے باشندوں کی سوسیٹی اور اخلاق و عادات کی ایسی صحیح اور روشن تصویر کھینچ سکے - سب سے تعجب انگیز بات یہہ ہی کہ وان ہیمر نے خیال کیا ہی کہ یہہ کتاب (موجودہ حیثیت میں) ملک فارس میں لکھی گئی ہی - حالانکہ فارس کی شہروں اور باشندوں کا ذکر اِس میں بہت کم ہی - لیکن شاید وان ہیمر کی اصلی مراد یہہ ہو - کہ الف لیلہ کی سب سے اصلی اور قدیم تالیف

فارس میں ہوئی - نہ یہہ کہ عربی کا موجودہ اور متداول نسخہ فارس میں تیار ہوا ہی - اُس سی ایک اور مسئلہ پر غور کرنا لازم آتا ہی کہ اس کتاب کی تمام قصے جمع کئے گئے ہیں یا تصنیف کئے گئے ہیں - اور وہ قصے جدید ہیں یا قدیم - اُن علماء کی رائیوں سے جو مشرقی ملکوں کی حالات سی اچھی طرح واقف ہیں یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ بعض قصوں کو مؤلف نی خود تصنیف کیا ہی - اور بعض قصوں کو اپنی معاصرین سی اور اُن مصنفوں سی جو اُس سی قریب کی زمانہ میں ہو چکی ہیں اور اُن مصنفوں سی جو بہت قدیم زمانہ کی ہیں اخذ کیا ہی - مگر جو قصے قدیم تر مصنفین سی ماخذ ہوئی ہیں انکو مؤلف پھیر پھیر کر اپنے ملک اور اپنی زمانہ کی سطح پر لی آیا ہی

وفیسر ہول اور پروفیسر کینلی اور پروفیسر لان میں سی ہر ایک نی الف لیلہ کی قصوں کا قدیم ترین قصوں سی مقابلہ کیا ہی اور اُن میں جو عجیب ترین مشابہت پائی جاتی ہی اُسکا سراغ لگایا ہی - چنانچہ وہ لکھتی الف لیلہ میں ہدر اور جواہر کا جو قصہ ہی وہ کوکی اور ملکہ لاب کی قصہ سی ملتا جلتا ہی جو یونان کی مائی تھیا لوجی میں مشہور ہی - ملکہ لاب بھی اپنی عاشقوں کو طرح طرح کی جانوروں کی قالب میں لے آئی تھی اور اپنا دل بہلایا کرتی تھی - یونان کی مائی تھیا لوجی میں پولیفیموس کا ذکر ہی اور وہ سندباد کے تیسری سفر میں ایک قوی ہیکل حبشی کے لباس میں نظر آتا ہی جو مسافروں کا گوشت کھا کر پیٹ بھرتا ہی - جبکہ ہمکو معلوم ہی کہ یونان کی بہت سی قدیم کتابیں عربی میں ترجمہ ہوئیں اور مہدی کے عہد حکومت میں ہومر کے اشعار کا ترجمہ ساؤ فیلوس نی سیریانی میں کیا - تو اس میں کچھ شک نہیں رہتا کہ الف لیلہ کی بعض افسانوں کی عمارت یونانی بنیاد پر اُٹھائی گئی ہی - افلاطون کی تصنیفات میں ایک عجیب روائت ہی جسکو لارشونی تاریخ ہیروڈوٹس کی ایک حاشیہ میں نقل کیا ہی اور وہ یہہ ہی - کہ ایک مفلس چرواہا جسکا نام جیجس تھا - ایک انگشتری کی مدد سی بادشاہ قندوقس کے محلوں میں داخل ہوا - یہہ انگشتری جیجس نی ایک مردہ کی اُنگلی سی اُتاری تھی - جو ایک تانبی کے گھوڑے کی پیٹ میں چھپا ہوا تھا - انگشتری والا اوروں کی نظروں سے چھپ جاتا تھا - یہہ قصہ تعجب انگیز اسلئے ہی کہ یہہ ایک ایشیائی قصہ کو جسکو ایک یونانی نی ۳۵۰ قبل مسیح میں نقل کیا ہی - اگرچہ اُس میں نہیں لکھا کہ گھوڑا اُڑتا بھی تھا مگر اس میں شک نہیں ہی کہ انگشتری کی ایک مثال الف لیلہ میں موجود ہی - اور وہ ایک ٹوپی تھی جسکے پہننے سی انسان اوروں کی نظر سے غائب ہو جاتا تھا اور اسکا ذکر حسن بصری کے قصہ میں ہی - شوسر نے جو ۱۳۲۸ء اور ۱۳۸۸ء کی درمیان تھا اپنی ایک کتاب میں پرواز گھوڑی کا بیان کیا ہی اور جو کتابیں اس زمانہ کی بعد لکھی گئیں اُن میں بھی پرند گھوڑی کا ذکر ہی - سندباد جو تھے سفر میں ایک غار سی نکلکر بھاگتا ہی - یہہ بیان پلوٹارک کی تصنیف سی ماخوذ ہی - جس نی اسیطرح ارستومینس کی بھاگنے کا ذکر کیا ہی - الف لیلہ میں ایک مقام کی نسبت لکھا ہی کہ وہاں شوہر سی پہلے اگر بیوی مرجائی تو شوہر بیوی کے ساتھ زندہ دفن کیا جاتا ہی اور اگر بیوی سی پہلے شوہر مرجائی تو شوہر کے ساتھ بیوی زندہ درگور ہوتی ہی - اس میں کچھ بھی شبہہ نہیں ہی کہ یہہ بیان ہندوستان کی رسم و رواج سی لیا گیا ہی - ہندوستانی معلومات کی اُس مجموعہ میں جسکو کنڈرسلی نی چھاپا ہی لکھا ہوا ہی کہ راجہ نل خاص قسم کے کھانے پکانے میں ماہر تھا - غالباً یہی قصہ اُس بیان کی بنیاد ہی جو بدرالدین کی نسبت الف لیلہ میں درج ہی - کہا جاتا ہی کہ یہہ قصہ بہت سی مقناطیس کی پہاڑوں کا ذکر جو الف لیلہ میں ہی بلیلیوس کی تصنیف میں مذکور ہی اور سیرابون نی اسکا حال لکھا ہی - رخ جانور کی نسبت جو بیان الف لیلہ میں درج ہی وہ اُس سی بہت مدت پہلے مذکور ہو چکا ہی - چنانچہ مشہور سیاح مارکوپولو نے جو ۱۲۵۰ء اور ۱۳۲۳ء کی درمیان تھا اپنی سفرنامہ میں اسکا مفصل ذکر کیا ہی - اس جانور کی ایک صفت یہہ ہی کہ اُسکا ایک پر (۱۲) فٹ کا لمبا تھا اور وہ ہاتھی کا گوشت کھاتا تھا - ہاتھیوں کو اُٹھا کر ہوا میں پرواز کرتا تھا - الف لیلہ میں وادی الماس کا جو قصہ بیان ہوا ہے اُس میں لکھا ہی کہ الماس کی سوداگر گوشت کے ٹکڑے پرندوں کی آگے ڈالتے تھے اور پرندوں اُنکو اُٹھا کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر پرواز کرتے تھے - یہہ بیان لاپیفانیوس کی کتاب میں لکھا ہوا ہی - جو جزیرہ سلمس کا بشپ تھا اور جس نے اپنی کتاب ۱۴۰۳ء میں لکھی - مسٹر مورلی نے ایک خط میں جو اُسنے پروفیسر لان کو لکھا ہی یہہ بیان کیا ہی کہ میں نی الف لیلہ کا ایک قصہ فارسی حکائتوں کے ایک قدیم مجموعہ میں دیکھا ہی - اُسکی دیباچہ میں لکھا ہی کہ یہہ کتاب پہلوی میں تھی - جو قدیم فارسی زبان ہی ۳۳۸ھ جو ۹۶۰ء کی مطابق ہی اسکا ترجمہ دری زبان میں ہوا - اور اب یہہ کتاب جدید فارسی زبان میں لکھی گئی ہی +

مروج الذہب میں نامور مورخ مسعودی نی بیان کیا ہی کہ الف لیلہ سی پہلی فارسی زبان میں قصوں کا ایک مجموعہ موجود تھا جسکا نام ہزار افسانہ تھا - دان ہیمر نے اسی روائت کی بھروسہ پر استدلال کیا ہے اور اپنی دعوی کی ثبوت میں اسکو بطور حجت کی پیش کیا ہی - مگر پروفیسر وساسی نی اس روائت کو قابل اعتبار نہیں مانا - دان ہیمر نے علامہ ابن ندیم کی کتاب الفہرست میں ایک اور روائت کا سراغ لگایا ہی جو اس پر دلالت کرتی ہی کہ ہزار افسانہ اور الف لیلہ میں پوری مطابقت ہی - یہہ مطابقت قصہ کی طرز میں ہی اگرچہ کسی اور بات میں پوری مطابقت نہ ہو - اسی لئی غالب قیاس یہہ ہی کہ عربی الف لیلہ کا عام اسلوب اور اسکی بہت سی قصے اسی فارسی کتاب سی ماخوذ ہیں +

کتاب کا عربی نام الف لیلہ ولیلہ ہی یعنی ایک ہزار ایک راتیں حالانکہ تمام قصے جو اسوقت تک معلوم ہوئی ہیں (۵۶۸) سے زیادہ نہیں ہیں - شائد ایک قصہ کے بیان کرنے میں کئی راتیں صرف ہوئی ہوں - یا کچھ عجب نہیں کہ زمانہ دراز کے انقلاب سی بعض قصے گم ہو گئے ہوں +

کانپور کے کمیشن ایجنٹوں کا فریب

ہمارے شہر نے جہاں اور نمایاں ترقی کی اور تجارت کی معراج پر پہنچکر کلکتہ اور بمبئی کے بعد اپنا نام تجارتی شہروں میں شمار کرایا ہی - وہاں بے ایمانی اور دغابازی کا پہلو بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا ہی - اس زرخیز خطہ میں فی زمانہ دھوکہ باز اور دغاباز کمیشن ایجنٹ و جنرل مرچنٹ اور مصنوعی حکیموں کی تعداد اس درجہ وسیع ہو گئی ہی کہ اُن کی لمبی چوڑی فہرستیں طرحطرح کی تک بندیوں کے ساتھ پبلک کو سخت دھوکہ میں ڈالنے والی ہیں - دوسرے مقامات کی بھولے بھالے جوان پر حوصلہ دل رکھنے والے اُن کے دھوکے اور چکنی چپڑی باتوں میں پھنسکر آنکھ بند کر کے اپنی قیمتی کمائی اُن کی نذر کر بیٹھتے ہیں - اور اُنکے حوصلے روز بروز ترقی کرتے جاتے ہیں - ہمارے معزز ہمعصر نیر اعظم مراد آباد نے سب سے پہلے مراد آباد کے اس قسم کی پیداوار کی دھوکہ بازیوں سی پبلک کو متنبہ کر دینا چاہا ہی - اور ہم بھی اب اسکا بیڑا اُٹھا چکے ہیں کہ کانپور کے کمیشن ایجنٹوں کے حالات کی ہندی کی چندی کر دکھائیں اور ملک کو اُن کے دھوکے سی بچائیں - ہمارے دوسرے ہمعصروں کا بھی فرض ہی کہ وہ قوم اور ملک کو اس دھوکہ سی بچائیں - اور اپنے یہاں کے دھوکہ بازوں کی فہرست پبلک کی سامنے پیش کر دیں - اور حتی الوسع اُنکی بے ایمانیوں کے دکھانے میں کسیطرح کمی نکریں - کیونکہ اخبار مصلح قوم مانا گیا ہی - اور اُسکی طرف سے ہماری بے توجہی ہمکو اپنے ایک اہم فرض سی علیحدہ کرتی ہی - ہمارا قصد تھا کہ ہم اسی ہفتہ سی اپنے شہر کے دھوکہ بازوں کی فہرست پیش کرینگے - مگر ہم ابھی اس معاملہ میں تحقیق سی کام لے رہے ہیں - آئندہ انشاء اللہ ہم ہر شخص کی ایمانداری اور بے ایمانی کا فرداً فرداً ذکر کرینگے - اور ناظرین سمجھ لینگے کہ ہر شخص کس درجہ کا ہی - اور آئندہ سی وہ اپنی بیش بہا کمائیوں کا حصہ کس طریقہ سی صرف کریں +

(زمانہ کانپور)

مراد آباد کے اشتہاری

ہمعصر نیر اعظم مراد آباد وہاں کے بعض دوائی فروش اور بعض دوسری چیزیں فروخت کرنیوالی اشتہاری سوداگروں کی شکائت کر رہے ہیں - مراد آباد سی جو ایک صاحب نی اجرت اشتہار کیلئے کارخانہ پیسہ اخبار میں کچھ روپئے بھیجے تھے - اُنکا منی آرڈر بجنسہ اسلئے واپس کر دیا گیا ہی کہ اُنپر شبہہ ہوا تھا کہ وہ بھی مراد آباد کی دیسی ہی سوداگر دلسے ہیں کہ جو صرف لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے اشتہار دیتے ہوں - اور مردوں سی روبرو ملاقات کرا دیتے ہیں +

(از پیسہ اخبار مورخہ ۳ - نومبر ۱۸۹۷ء)

نمونہ ٹکٹ
(صوفی)
مراد آباد

اسلامی خبرین

امیر المومنین کے اول سکریٹری تحسین بے جنکا ذکر خیر پچھلے ہفتہ کے اخبار مین آچکا ہے۔ دُبلے پتلے آدمی ہین - قد ساڑھے پانچ فیٹ کے قریب ہے - اور نہایت خوش اخلاق - خندہ پیشانی اور ملنسار ہین - اور کل یورپین اور ترک متفق الرائے ہین کہ تحسین بے نہایت ہی دیانت دار - صاف گو اور اپنے آقا کے وفادار اور جان نثار خادم ہین - نحیف الجثہ ہونیکے باوجود وہ ہر روز بارہ سے لیکر سولہ گھنٹہ تک کام کرتے ہین - اور آدہی رات سے پہلے شاید ہی کبھی فارغ ہوتے ہین - تمام ضروری اور اہم کاغذات سلطان المعظم کے روبرو پیش ہونے سے پہلے اِن کے ہاتھون مین سے گذرتے ہین - اور داخلدفتر کرنے سے پہلے وہ اون سب پر حضور ممدوح کا حکم حاصل کر لیتے ہین - اول سکریٹری ہونے سے پیشتر وہ مختلف محکمون مین کام کرتے رہے اور آخر محکمہ بحری کے پانچ برس نائب وزیر رہنے کے بعد اس عہدہ جلیلہ پر مامور ہوئے - وہ دیگر ترکون کیطرح - ایچ پیچ ڈالکر حرف مطلب تک نہین پہونچتے - بلکہ جو مدعا ہو اوسے لمبی چوڑی تمہید کے بغیر صاف صاف کہدیتے ہین -

خبرین بہم پہونچانیکی ایک ایجنسی کے انگریزی نامہ نگار سے پچھلے دنون انہون نے جو گفتگو کی تہی اوسمین فقط اعلیحضرت خلیفۃ المسلمین کی خواہش اِتحاد انگلستان کا ہی ذکر نہین کیا تہا - بلکہ کئی ایک عام غلط فہمیون اور غلط افواہون کی بہی تردید کی تہی - تقریر مذکور کا پہلا حصہ پچھلے ہفتہ مین درج ہوچکا ہے - اب دوسرا حصہ بہی ناظرین کی آگاہی کے لیے درج کر دیا جاتا ہے - سکریٹری ممدوح نے اتحاد کے متعلق ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ مین خوش پوشاک افغان رووسا کے یلدز محل مین وارد ہونیکی خبر ویسی ہی غلط اور بے بنیاد ہے - جیسی کہ مفتریون کی گہری ہوئی روائتین ہوتی ہین - اسی طرح یہ قصہ بہی بالکل غلط ہے کہ میڈیکل کالج کے ایک طالب علم کی بے کوطرابلس کی جلاوطنی کا حکم دیا گیا تہا - اور اوسنے بدوران حراست خودکشی کر لی مینے یہ خبر پہلے لندن کے اخبارون مین دیکہی تہی - اوسکے پڑہتے ہی مینے سخت تحقیقات کئی جانیکا حکم دیا اور باز پرس کی کہ اگر ایسا واقع ہوا ہے تو اوسکی اطلاع یلدز مین (یعنی سلطان المعظم کو) کیون نہین دی گئی - مگر آخر معلوم ہوا کہ یہ سب محض افترا تہا - اس کے بعد انگریزی اخبارون نے یہ گپ اڑائی کہ مراد بے بہاگ گیا ہے (پاڈنیر کے مصری نامہ نگار نے بہی غالباً مشہور عذار ملک اور جہوٹے اخبار المقطم سے پڑہکر یہ خبر لکہی تہی جسکی ہم نے تردید کر دی تہی - اڈیٹر)

جس نامہ نگار نے سب سے پہلے یہ خبر مشتہر کی تہی اُسکو اسکی علانیہ تردید کرتے ہوئے تو شرم آئی - مگر اپنے اخبار کے کسی بعد کے پرچہ مین یہ شایع کر دیا کہ مراد بے کو امیر المومنین نے شرف باریابی بخشکر اوسکو کوئی منصب جلیلہ عطا فرمانیکا منشا ظاہر کیا ہے - لیکن یہ بہی درست نہین - اس معاملہ مین میرے زیادہ زور دینے کی ضرورت نہین تم کو جب فرصت ہو خود مراد بے کے پاس جاکر اُسکی زبانی بہاگ جانیکا حال دریافت کر لو - جلاوطنی - قید خانون مین ایذا دہی - یلدز سرای کے محبسون مین عقوبت دینے اور لوگون کی جوق در جوق گرفتاری کی تمام خبرین سرتاپا غلط ہوتی ہین اور چونکہ یہ سب سے پہلے انگریزی اخبارات مین شایع ہوتی ہین - اوسسے امیر المومنین کو سخت افسوس ہوتا ہے -

"جلالت مآب امن کے دل سے خواہان ہین - ایک تو اس لیے کہ وہ بذات خود خونریزی سے متنفر اور اوس کے مخالف ہین - دوم اسلیے کہ صرف صلح و امن سے ملک کی فارغ البالی - آسودہ حالی اور تمدنی - صنعتی و تجارتی حالتین ترقی ہو سکتی ہے - حضرت ممدوح نے صرف اُسوقت جنگ کا اعلان کیا جبکہ یونانی گورنمنٹ نے اون ترکی سپاہیون کو جنہین یونان کی سرحد پر دانہ اور انقلاب پسند خفیہ کمیٹی اتھنکی ہٹایری کے بیقاعدہ سپاہیون نے گرفتار کیا تہا بطور اسیران جنگ اتھنز کو بہیجکر کمیٹی کے افعال کو ایسا تسلیم کر لیا کہ گویا وہ خود گورنمنٹ مذکور کے حکم سے ہو رہے ہین - سلطان المعظم تو اسقدر امن پسند ہین کہ اونہون نے کریٹ مین یونانی فوج کے داخل ہونیکے معاملہ سے بہی باین خیال درگذر کر دیا .... کہ خود دول یورپ اس قضیہ نارضیہ کو سلجہا لین گی -

"عہد نامہ صلح کی ابتدائی شرایط کی بحث مین ٹرکی نے دول کی درخواست پر یونان کو وہ ہر ایک رعایت کی ہے جو ممکن ہو سکتی تہی - حتی کہ صوبہ تہسلی بہی واپس دینا منظور کر حالانکہ یونان نے ترکی قومی قرضہ کا وہ حصہ بہی جو ۱۸۸۱ء کے معاہدہ کے رو سے جبکی تعمیل مین نے تہسلی یونان کو دیدی تہی اوس کے ذمہ واجب ہے اور جو ہمکو مدت کا وصول ہو گیا ہوا چاہیے تہا ادا کرنا قبول نہین کیا"

ایماندار انگریزی اخبارات اس گفتگو کو پڑہکر دل مین خفیف تو بہت ہوئے ہونگے مگر ع شرم میست کہ پیش مردان بیائید -

ایک انگریزی اخبار کے نامہ نگار ولایت نے کریٹ کے بیکس مسلمانون کا حال حسب ذیل لکہا ہے:

"عیسائی جو تعداد مین زیادہ اور اچہی طرح مسلح ہین تمام جزیرہ پر باستثنائے چند بندرگاہون کے بلامزاحمت غیری اقتدار جمائے ہوئے ہین - اندرون جزیرہ مین مسلمانون کی جسقدر املاک تہی وہ یا برباد کر دی گئی یا چہین لی گئی - اور چونکہ غصب کی نسبت بربادی زیادہ ہوئی ہے اسلئے اندرونی علاقون کے عیسائی محتاج خوراک ہین - مسلمان جنکی تعداد ۶۰ ہزار ہے ساحل کے مقامات کینیا - کینڈیا اور ریٹیمو مین یورپین اتوام کی زیر حفاظت رہتے ہین - جن لوگون کے پاس اندرونی حصہ مین ذاتی مکان تہے وہ انمین نہین جا سکتے - کیونکہ اول تو وہ بالکل منہدم کر ڈالے گئے اور بنیاد تک اکہاڑ کر پہینکدیے گئے ہین اور اگر یہ لوگ جائین بہی تو اپنے گلے کٹوائین گے بعض مسلمان اپنی بہیڑ بکریون کی گلے بصد دقت مذکورہ بالا شہرون مین لے آئے تہے - مگر انہین چرنے کے لئے باہر بہیجنا پڑا جنہین عیسائی حملہ کر کے ہنکالے گئے اور گلے روز بروز گہٹتے رہے -

مسلمانون کے پاس اسکے سوا ہی قوت لایموت کا کوئی اور ذریعہ نہین اونکا گذارہ بہیک پر اُس لنگر پر ہے جو ترکی حکام بانٹتے ہین - مگر یہ لنگر تین ہفتون مین تین پاؤ آٹے سے زیادہ مقام کانڈیا مین نہین ہے - یہ نہین کہلتا کہ مسلمان آخر کیونکر زندہ ہین - ہمنے سنا ہے کہ مسلمان عورتون اور بچون نے بعض اوقات کہانا کہاتے وقت یورپینیون کو گہیرا یا اور ایک ٹکڑے روٹی پر کشمکش ہوئی لوگ اپنی آنکہون سے دیکہی ہوئی مسلمانون کی وہ مصیبت بیان کرتے ہین کہ کلیجہ مونہہ کو آجاتا ہے - سیجہہ مین نہین آتا کہ اب کے موسم سرما مین ان لوگون کی کیسی بُری گت ہوگی" الامان کیا اس سے بہی زیادہ دردناک حالت ہو سکتی ہے کہ مسلمان ایک ایک روٹی کے ٹکڑہ کو محتاج ہون اور یہ دول یورپ کے سامنے تہذیب ہمدردی انسانی کے مدعیون کے سایہ مین ہو رہا ہے - افسوس! آخر وہ چندہ کس کام آئین گے جو ہندوستان مین ان بیکسون کی امداد کے لئے کئی مہینون سے جمع کئے جا رہے ہین - کیا اس سے بہی بڑہکر مصیبت کا انتظار ہے؟ افسوس! - (وکیل ہند)

کریٹ کے باغی عیسائی مسلمانون پر جو ظلم و ستم کر رہے ہیں وہ ناظرین کو ایک انگریز نامہ نگار کی مندرجہ بالا تحریر سے واضح ہو گئے ہونگے اور ذیل کی بہی چند ایک خبر دلسے معلوم ہو جائین گے - لیکن وہ نمکحرام بمصداق الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے امیر البحر دون کے پاس فریاد کر رہے ہین

کہ مسلمان ہماری جان و مال کو برباد کرنیکی دھمکیان دے رہے ہین! ڈٹھائی اور شوخ چشمی ہو تو ایسی ہی ہو!! اور انصاف ہو تو یورپین محافظ افواج ایسا - جب بانی اونکی آنکھون کے سامنے سے مسلمانون کو قتل و ہلاک کرکے اونکا مال متاع لیجاتے ہین تو انکے کان پر جون تک نہین رینگتی لیکن تازہ ترین ولایتی ڈاک مخبر ہے کہ کینیا کی فوجی پولیس کے مسلمان سپاہیونسے اسلئے ہتھیار لے لئے گئے ہین کہ وہ اپنا فرض پوری طرح سے ادا نہین کرتے تھے - اسی ڈاک کی خبر ہے کہ سلطان المعظم کریٹ سے ترکی فوج کا واپس منگوانا ہرگز منظور نہین کرتے اور اونہون نے ہز سفراء کو ہدایت کی ہے کہ دول یورپ کو قرار داد سابقہ کے مطابق مسئلہ کریٹ کا جلد تصفیہ کرنیکی تاکید کرین +

قطعی معاہدۂ صلح کی تکمیل کے لئے ترکی یونانی وکلاء نے ۱۸- اکتوبر کو بمقام قسطنطنیہ پہلا اجلاس کیا - کمیشن حد بندی اکتوبر کے تیسرے ہفتہ مین ایتھنز سے ودلو کو چلی گئی تھی - یہ وکلاء ہر پیر - بدہ اور ہفتہ کے دن اجلاس کرتے ہین +

فرانس مغربی اور وسطی سودان مین ساڑھے چھ سو میل لمبی ریلوے لائین تیار کرنے لگا ہے -

درویشون نے ۱۶- اکتوبر کو ایک موضع پر جو بربر سے سات میل بجانب شمال ہے حملہ کیا - اور ۱۱ باشندون کو قتل کرکے مویشی اور کئی عورتین پکڑ لے گئے - مگر رفیق قبائل نے تعاقب کرکے مویشی اور عورتین چھڑا لین - ۱۷- اکتوبر کو مصری اگن بوٹون نے تمتمہ پر گولہ باری کی - درویشون نے ترکی بتر کی جوابدیا - اور مصری اگن بوٹ ظفر پر ایک سپاہی زخمی ہوا - اسکے بعد اگن بوٹ چھ کشتیان گرفتار کرکے واپس آگئے +

عثمانیہ بنک کے مستعفی ڈائرکٹر جنرل سر ونسنٹ کیلیان قرضہ کا انتظام کرنے کے لئے ایتھنز گئے - جہان یونانی وزراء اور شاہ جارج سے ملاقات کرکے ۱۰- اکتوبر کو ایتھنز سے پیرس اور لندن کی طرف روانہ ہوگئے - تاوانی قرضہ کے علاوہ درستی انتظام وغیرہ کے لئے بھی دس کروڑ فرنک قرضہ لئے جانیکا ارادہ ہے +

کریٹ کے متعلق ترکی اخبار اقدام کو برلن سے خبر آئی ہے کہ ترکی سفیر نما بے نے جرمن وزیر خارجیہ کو اطلاع دی ہے کہ بالیوالی یورپین افسرون کی عدالتی کمیشن کو جو حال مین بنائی گئی ہے ہرگز منظور نہین کرتا - سلطان المعظم بطور خود قیام امن کے لئے مناسب اصلاحین جزیرہ مین رائج کرنیکا مصمم ارادہ رکھتے ہین - جرمن سفیر بیرن ڈی سرمابلش - اونکی بیٹی اور کنواری لڑکی نے ۵- اکتوبر کی شام کو محل سلطانی مین کھانا تناول کیا - کھانے سے فارغ ہونے پر امیر المومنین نے سفیر موصوف کو مرصع مجیدیہ تمغہ اونکی صاحبزادی کو تمغہ شفقت اور اون کے بیٹے کو بیش قیمت خالص عربی گھوڑا مرحمت فرمایا سفیر نے اسموقعہ پر قیصر جرمنی کا خاص دستی خط بھی پیش کیا تھا

فوجی تیاریان اور مورچہ بندیان - آبنائے ڈارڈنیلز کے قلعون کی جدید توپون کی آزمائش و امتحان کی مفصل کیفیت پچھلے ہفتہ درج ہوچکی ہے - ان سے فارغ ہوکر جو سب طرح سے کامل اُترین تہ آب چلنے والے تارپیڈوؤن کے تجربے کئے گئے جن مین سے دو تارپیڈو آلے اس زور سے پھٹے کہ کل شہر بنیادون تک لرز گیا - ترکی اخبارات مورخہ ۱۱- اکتوبر مخبر ہین کہ گو یہ ثابت ہوگیا ہے کہ ان تارپیڈوؤن مین چھوٹے سے چھوٹا بھی بڑی سے بڑے جنگی جہاز کو جو اونکی زد مین آجائے اڑا دینے کی طاقت رکھتا ہے - تاہم ابھی آزمائش برابر جاری رکھی جائیگی - ۸- اکتوبر کو مجیدیہ قلعون کی باتریون کی آزمائش پھر شروع کردیگئی + اقدام بیان کرتا ہے کہ دولت عثمانیہ نے بیس ہزار ریزرو سپاہی گھر دنسی بلائے ہین جو جہازات مکہ شرف اور کال پاشا پر مقام مقصود کو پہونچائے جائینگے +

قسطنطنیہ کے قرب و جوار مین ۹- اکتوبر سے برف پڑنی شروع ہوگئی ہے - بندرگاہ مین ۴- لغایت ۱۰- اکتوبر کے عرصہ مین ۸۸ تجارتی جہاز داخل اور ۴۳ روانہ ہوئے - تقریباً تین چوتھائی انگریزی جہاز تھے -

نیف پاشا ترکی سفیر طہران سے ۱۰- اکتوبر کو آستانہ علیہ وارد ہوگئے اور فوراً معہ سکریٹری اول جلال الدین بے آداب بجالانے کے لئے محل سلطانی مین حاضر ہوگئے +

سلطنت عثمانیہ مین اس سال افیون کی پیداوار کا اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۸۰۸۵ گٹھڑی ایک گٹھڑی دمن انگریزی کے برابر ہوتا ہے - تفصیل صوبہ وار حسب ذیل ہے - بروصہ ۲۵۵۵ گٹھڑی - قونیہ ۱۱۶۰ گٹھڑی - سالونیکا ۱۳۰۰ - سیواس ۱۰۰۰ - سمرنا ۹۲۰ - اور انگورہ ۱۵۰ -

حسب الحکم سلطانی شاہی کارڈ متعینہ قسطنطنیہ کے دوسرے ڈویژن کا محکمہ ٹیلر ماسٹری ترکی افواج مقیمہ تھیسلی کے لئے گرم وردیان تیار کرنے مین بڑی سرگرمی کے ساتھ مصروف ہے - چنانچہ اکتوبر کے تیسرے ہفتہ مین ۲۵ ہزار مکمل وردیان بھیجدیگئی ہونگی - افواج مقیمہ یانیا و صوبہ ایپائرس کے لئے اکتوبر کے دوسرے ہفتہ مین براہ بندر پریویسا قسطنطنیہ سے بیس ہزار بوری آٹا روانہ کیا گیا - اس ہفتہ پانچسو صحت یاب سپاہی سالونیکا سے ڈارڈنیلز پہونچائے گئے - پندرہ سو بیمار سالونیکا کے فوجی ہسپتالون مین اسوقت ابھی باقی تھے - ۹- اکتوبر کو ۳۵ مزید فوجی ڈاکٹر تھیسلی کو بھیجے گئے - ولایت مناسطر سے توپخانہ و رسالہ کے لئے گھوڑے خریدنے کیلئے وہان کئی افسر بھیجے گئے ہین - ایپائرس کی فوج کے دوم ڈویژن کے کمانیر عثمان پاشا احمد حقطی پاشا کی جگہ یانیا کے گورنر جنرل مقرر کرے گئے ہین +

سالونیکا کی فوجی پولیس مین بیس سپاہی نئے بھرتی کئے گئے ہین - کمنسٹبل کی تنخواہ یورپین ترکی مین بالعموم تیس روپیہ ماہوار ہوتی ہے +

ترکی و ایرانی سرحد پر قیام امن کے لئے بقول اقدام تمام ضروری پیش بندیان کردیگئی ہین - اور پچھلے فسادون کی ماہیت و اسباب کے دریافت کرنے - مجرمون کو سزا دینے اور آئندہ کا انتظام کرنے کے لئے دونون گورنمنٹ نے مشفقہ کمیشن مقرر کی ہے -

یونانی سرحدیر بمقام متسوو یونانی فوج نے چند عثمانیہ سپاہیون پر جو اونکے زعم مین حد سے آگے چلے آئے تھے گولیان چلا کر ایک ترک کی ٹانگ کو زخمی کیا - یونان سے ریزرو فوج کی دو جماعتون کو رخصت کردیا ہے - اور یونانی بیڑہ تارپیڈو سمندر سے بندہ پائیرس کو واپس آگیا ہے +

ترکی اخبار لیوانٹ ہیرلڈ مورخہ ۱۱- اکتوبر کریٹ کے متعلق مندرجہ ذیل خبرین شایع کرتا ہے :- عیسائی باغی بمقام **مورنیا** جنگی دائرہ کے اندر سے مسلمانون کا ایک ریوڑ پکڑ لیگئے ہین - باغیون نے ایک کشتی پر جسمین مسلمان مسافر سوار تھے حملہ کیا - مگر لفٹنٹ شادلیر نے بروقت پہونچکر اونکو مدت کے پنجہ سے چھڑا لیا اور تین باغیون کو گرفتار کرلیا - یونان سے کریٹی سرغنہ سفید واپس آنے شروع ہوگئے ہین - جزیرہ کیحالت نہایت ہی قابل افسوس اور وہان کا مطلع کمال تاریک ہورہا ہے - بمقام **نیروکرون** باغیون نے روسی دستہ سے لڑائی کی - بنابرین اونکی کمک کے لئے کینیا سے ریتی مو کو چالیس جندارمہ اور بھیجدئے گئے ہین - مفلوک الحال مسلمانان کریٹ کے لئے انجمن اعانت نے قسطنطنیہ سے کینیا - ریتی مو - کینڈیا اور لاکشیٹی کو ۲۵۵۶ بوری آٹا اور روانہ کیا ہے - انگریزی دستہ متعینہ کینڈیا دنرات لہو و لعب مین مصروف رہتا ہے - اور حفاظت باشندگان تو درکنار اونکی شوقیہ چاند ماریون سے باشندے نکو الٹی اور تکلیف پہونچ رہی ہے - باغیون نے کینڈیا کے قرب و جوار مین فوجی محافظ کے دائرہ کے اندر دو ہزار درخت زیتون کاٹ دئے ہین +

ناظرین کو یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ ہوا امیر المومنین نے جنرل دہبی پاشا کو افواج مقیمہ تھیسلی و ایپائرس کے سپاہیون اور افسرون مین تمغے اور اعزازی تلوارین تقسیم کرنیکے لئے بھیجا تھا جنرل

موصوف کار مفوضہ سے فارغ ہوکر بندر پریوسا سے ایک آسٹرین جہاز پر سوار ہوکر قسطنطنیہ کی طرف روانہ ہوئے - اونکے ساتھ اونکا بیٹا اور جنرل محمد علی پاشا بعہ قبایل بھی تھے جہاز بندگاہ کوارنر جب ایتھنز کے بندرگاہ پائرس مین داخل ہوا تو دو ہزار سے زیادہ لقمے اور بدمعاش یونانی باین خیال کہ جہاز پر چند یونانی اسیران جنگ بھی ہین کشتیون پر سوار ہوکر جمع ہوگئے - جہاز کے کپتان نے اونکو یقین دلایا کہ کوئی قیدی اسپر سوار نہین ہے مگر اونہون نے ایک نہ سنی اور جہاز مین داخل ہوکر تمام کمرون مین پھیل گئے مسافرون کا اسباب لوٹ لیا اور ترکی افسرون کو بیحرمت کیا یونانی گورنمنٹ نے اطلاع ملتے ہی کوئی تدارک کیا - آخر آسٹریا کا ایک جنگی جہاز نے دو کشتیون پر بحری سپاہی اور دو تارپیڈو کشتیان بھیجکر مجمع کو منتشر کیا - اور محمد علی پاشا و دیگر مسافرون کا مال واپس لیا محمد علی پاشا کی اہلیہ خوف دہشت سے ابتک بیمار ہین - یونانی گورنمنٹ نے آسٹرین گورنمنٹ کی بازپرس پر بعد مین بندرگاہ کے افسر اور پولیس کے اعلی عہدہ دار کو موقوف کرکے معافی مانگلی ترکی اخبارات اسقدر نازان ہو - مگر آفرین ہے ترکون کا کہ اس واقعہ کے بعد بھی کسی یونانی مسافر یا جہاز کو ترکی بنادر یا سمندرون مین ذلیل کرنے کا انکو خیال تک نہین گذرا -

اضلاع سمسون وسیواس مین تیس ارمنی ڈاکوؤن کے جس گروہ نے کئی برس سے تباہی برپا کر رکھی تھی - کچھ عرصہ ہوا سرکاری فوج نے کھوج لگاکر اسکو تباہ و پراگندہ کر دیا تھا - مگر اسکے دو سرغنہ بھاگ گئے تھے - شہر اکتوبر مین ایک کی بیوی نے خاوند سے ناراض ہوکر حکام کو اسکے چھپنے کی جگہ بتادی اور جب فوج وہان گئی تو فراق مذکور غریب نے سلطان المعظم کے رحم و عفو پر حصر رکھکر اپنے تئین حوالہ کر دیا - وہ اسمی مناسب پھر بھی بھاگ گیا - اعلی حضرت ظل عفو شاہانہ سے کام لیکر حکم دیا ہے کہ غریب سے آئندہ نیک چلنی کی گرجہ مین حلف والتزام لیکر اوسے رہا کر دیا جائے -

شہنشاہ آسٹریا کی نسبت پچھلے ہفتہ لکھا گیا تھا - کہ مغربی الیہ نے ایک المانی اور دو تصویرین بازار ریلز کو نذر کی ہین - مگر یہ غلط ہے - قیصر موصوف نے بیشمار تحایف عطا کئے ہین جو نہ صرف نہایت ہی بیش قیمت ہین بلکہ نادر الوجود بھی ہین -

امیر المومنین نے قسطنطین آفندی قرہ تھوڈوری ممبر مجلس انتخاب کنندہ عہدہ داران ملکی کی بیوی مسمات کیتھرائین کو تمغہ شفقت عنایت فرمایا ہے -

جارڈا اتر آنیکی وجہ سے افواج یانیا کے تیسرا ڈویژن کے ردیف سپاہی شروع اکتوبر سے ہفتہ مین صرف ایکبار مشق و قواعد کرتے ہین - قبل ازین یومیہ کیا کرتے تھے - غازی اوسمان پاشا نے اُن افسرون اور سپاہیون کی فہرست جنہون نے جنگ مین کارہائے نمایان کئے وزیر حرب کو بھیجدی ہے - انکو مزید انعام عطا ہونگے -

خدیو المعظم کی والدہ ماجدہ ۲۶ - اکتوبر کو خاص خدیویہ جہاز پر آستانہ علیہ سے روانہ ہوکر ۲۸ کو اسکندریہ پہونچگئین -

شاہ سویڈن نے قرہ تھوڈوری پاشا تر کی سفیر متعینہ سٹاک ہولم کو اول درجہ کا تمغہ قطب ستارہ اور قیصر جرمنی نے اسمعیل نایل بے - پرنسپل سررشتہ تعلیم صوبہ ایدن کو طبقہ سوم عقاب کا تمغہ افسری عطا کیا -

جو دس یونانی جوان سلطانی خرچ سے تعلیم پانے کیلئے منتخب ہوئے ہین وہ شروع اکتوبر مین وزیر سررشتہ تعلیم کے سامنے حاضر ہوئے - اونمین سے ایک نے امیر المومنین کی عنایات و الطاف شاہانہ کا جو وہ یونانی رعایا پر مبذول فرماتے رہتے ہین شکریہ ادا کرکے سب کی طرف سے حلفاً اظہار کیا کہ ہم دولت علیہ کے وفادار رعایا رہینگے اور اپنی کل ہمت ملک کی فلاح و بہبود مین خرچ کرینگے - انمین سے پانچ ملکیہ سکول (رسل سروس کالج) اور باقی غلطہ سرائے کی یونیورسٹی مین داخل کئے گئے ہین +

امیر المومنین کے حکم سے بحیرہ مارمورا کے یورپی ساحل پر یدی کولی اور سان سٹی فانو کے درمیان فوجی پولیس کی پانچ مزید چوکیان قایم کی گئی ہین اور ہر ایک چوکی مین بارہ سپاہی رکھے گئے ہین - حضور ممدوح نے قصبہ اپق کے دو باشندون کی جنہون نے جنگ کے دوران مین فوجکی قابل تعریف خدمت کی تھی ۷۵ - ۸۰ روپیہ ماہوار کی مدامی پنشن عطا کی ہے جو انکے خاندان مین نسل ذکور کے لئے نسلاً بعد نسل قایم رہیگی - سقوطرا (واقعہ البانیا) کی پچھلی آتشزدگی مین کرنیل محمد علی بے کا بھی اسباب و مکان جلگیا تھا - امیر المومنین نے نیا اسباب خرید کرلینے کے لئے کرنیل موصوف کو چھ سو روپیہ عطا کیا ہے +

ضلع مناستر کے قصبہ ڈسکا تا کی قریب یونانی لٹیرون اور ترکی فوجی پولیس کے چند سپاہیون مین سخت لڑائی ہوئی یونانی آخر شکست یاب ہوکر بھاگ گئے جنمین سے تین قتل ہوئے اور ۶ زندہ پکڑ لئے گئے - شاہی اسٹیبل کو ۲۴ صندوق کارتوسون کے - ۱۳۵ رائفلین ۳۵ دردیان اور ایک صندوق ادویہ بھی غنیمت مین ملے - صوبہ یانیا کے مقامات قندولاتی اور گریبووکی ترکی فوج کو ژالہ باری بھیجا اور بعد مین نقد روپیہ بھی سپاہیون مین تقسیم کئے جانیکے لئے ارسال فرمادیا +

توسیع ریلوے - تقریباً دو مہینے ہوئے ہین ہمنے المومید کے حوالہ پر تحریر کیا تھا کہ ایک انگریزی کمپنی نے مصر کے بندرگاہ سعید سے جو نہر سویز پر واقعہ ہے عرب کے گرداگرد بصرہ تک ریلوے تیار کرنیکی بالبعالی سے اجازت مانگی ہے لیکن انگریزی قوم کو موجودہ سلوک سے امید نہین کہ بالبعالی اس درخواست کو منظور کریگا - اب یمن کے دارالخلافہ صنعا کا سرکاری ترکی اخبار مندرجہ بالا خبر کی پہلے حصہ کی مکرر تصدیق کرکے تحریر کرتا ہے کہ ایک انگریزی کمپنی نے بندر سعید سے بصرہ تک تعمیر ریلوے کا اجارہ ملنے کی درخواست کی ہے - اس تجویز کی تفصیلی حالات معلوم نہین ہوئے - مگر اسکی فایدہ مندی اور اہمیت صاف ظاہر ہے - کیونکہ اس سے ہندوستان کا راستہ آسان ہوجائیگا - اور وہ علاقے جنمین سے یہ لائن گذریگی مرفہ الحال ہوجائینگے اناطولی ریلوے لائن (اسمد - انگورا ریلوے لائین) بتدریج ایک دن بغداد تک بنتا رہو جائیگی اور شامی ریلوے جنوب کیطرف ساحل عرب کے کنارہ کنارہ تعمیر ہوجائیگی پس یہ دونون لائنین بحجوزہ لائین سے ملجائینگی - اور اسطرح قسطنطنیہ سے ایشیا و افریقہ کو سیدھا خانی راستہ قایم ہوجائیگا تجارتی اور مالی منافع کے علاوہ مجوزہ لائین سے کل حاجیون کو بالعموم اور یمنی حجاج کو بالخصوص بہت آسایش ہوجائیگی جو عیدہ سے دو دن مین مکہ پہونچ سکا کرینگے "

بتاریخ ۱۴ - اکتوبر بروز جمعرات حضور کمانڈر انچیف بہادر رجب پاشا مشیر بغداد بارادہ ہوا خواری عثمانیہ جہاز پر سوار ہوکر بصرہ کو تشریف لیگئے ہین یہ پختہ خبر نہین کہ چند دنون کے بعد دولتی بحش بغداد ہوجائینگے

قونصل ایران ۱۲ - اکتوبر کو بڑی کروفر سے داخل بغداد ہوگئے شہر باقو باتک شاہانہ عساکر عثمانیہ نیز سے چند سوار استقبال کیواسطے گئے اور شہر بغداد سے باہر کچھ دور تک شہر کے امراء و فقراء رعیت سلطنت ایرانی بھی استقبال کیواسطے گئے - اور بڑی کروفر سے داخل بغداد ہوئے - اور ۱۳ - کو حضور والیت پناہی والی بغداد عطاء اللہ پاشا گورنر جنرل اور حضور کمانڈر انچیف رجب پاشا کی ملاقات سے باریاب ہوئے - آپ اپنے عیال و اطفال ہمراہ نہین لائے - آتے ہی اُن دو کوردیونکو جو کہ دو کوردیون کو اقدام قتل کے جرم مین گرفتار ہوئے تھے رہا کر دیا - اور فرمایا کہ وہ شخص مجروح ابھی زندہ ہین - انکو بفایدہ پکڑ رکھا ہے - جو حمالی وغیرہ مزدوری کرکے روٹی کما کر کھاتے تھے اب اس قید خانہ مین بھوکے مرینگے - جب وہ مجروح مرجائینگے تو یہ بغداد ہی مین ہین انکو گرفتار کرلیا جائیگا

امیر المومنین نے محاربہ یونان کے شہداء کی جایدادون اور املاک کو جواز کی اولاد بیوگان یا در ثا کے نام منتقل ہون داخل خارج اور دیگر سب قسم کی جبوت محصولات سے بری کر دیا ہے

وزارت تجارت نے بیروت کی مجلس تجارت کے پریسیڈنٹ کی تنخواہ ۱۷ پونڈ (دو سو پچاس روپیہ) اور ہر دو مستقل ممبرون کی دس دس پونڈ (۱۵۰ - ۱۵۰ روپیہ) ماہوار مقرر کی ہے +

بیروت کی فوج مین ایک سراکو کا رہنے والا سپاہی کو قتل کرکے مفرور ہوگیا ہے - گورنر جنرل

تار کی خبرین معہ مختصر حواشی

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ ہندی معاملات پر ایک مشہور مدبر کی بائے میسٹر لیونارڈ کوٹنی لبرل ممبر پارلیمنٹ نے (جو ہائیمر کے لیڈر ریپن ریجکنڈ کے بعد کئی دفعہ مختلف محکموں کے نائب ناظم ہوئے ہیں) اپنی ایک تقریر میں بیان فرمایا کہ گو میں گورنمنٹ کی فارورڈ پالیسی کو پسند نہیں کرتا لیکن اس امر کی بھی کوئی شہادت موجود نہیں کہ موجودہ فسادات کا روائیاں کسی وجہ سے ہوا ہی جو گورنمنٹ نے چترال میں کی ہیں علاوہ بریں میرے خیال میں گورنمنٹ انگلشیہ پر اسپارہ میں گورنمنٹ سندھ کی رائے کو ترجیح دینا لازمی ہے +

ہندوستانی کمسالوں کی متعلق صاحب ممدوح نے ارشاد فرمایا کہ اسمعاملہ میں گورنمنٹ کو یہ جواب دینا لازمی تھا پہلے فرانس اور امریکہ اپنے کمسالوں کو کھولیں اور اگر اس کی قیمت سولہ پنس تک بڑھ گئی تو پھر ہم بھی ہیں شرط اپنی دار الضرب جاری کرینگے کہ جب قیمت سولہ پنس سے کم ہو انکے بند کر دینے کا ہمیں اختیار ہے +

کیپ ٹون ۳۱۔ اکتوبر۔ کیپ کالونی واقعہ جنوبی افریقہ کی ایک سکالرشپ نے اس سکالرشپ بین نواز کیلئے مبلغ ۲۰ اکتوبر کو معرکہ درگاہی میں کمال شجاعت دکھائی تھی ایک ایک شلنگ پندرہ کافند کو بینی کا ارادہ کیلئے

قسطنطنیہ ۳۱۔ اکتوبر۔ گورنر کوئیٹ۔ بابعالی نے کریٹ کی گورنری پر دول یوپ کیطرف سے کرنیل شیفر کی تقرری بغیر رسمی طور پر اعتراض کیا ہے (پچھلے ہفتہ معاملات کریٹ کے متعلق پادنیر کے خیالی پلاؤ پکانے کے جواب ہم نے تحریر کیا تھا۔ کہ پہلے بابعالی کو یہ تقرری منظور کر لینے دے چنانچہ اس تار سے واضح ہو گیا ہے کہ ہمارا قیاس بالکل درست تھا۔ اور بابعالی نے اس انتخاب کو قبول نہیں کیا۔ اڈیٹر)

لنڈن۔ ۳۱ اکتوبر۔ مسٹر انڈری کا جو قطب شمالی کی دریافت کیلئے غبارہ پر بیٹھکر گئے تھے کئی مہینے گذر جانے کے باوجود کوئی حال نہیں معلوم ہوا۔ اسلئے ناروے کی گورنمنٹ نے اسکی تلاش کیلئے مہم تیار کی ہے جو جہاز پر جائیگی اور چھ ماہ کی رسد ساتھ لیجائیگی +

ایضاً۔ بغاوت کیوبا۔ جنرل کمپوس کا فوجی گورنر جنرل بلینکو کیوبا پہنچ گیا ہے اور جنرل ویلوہاں سے سپیڈرڈ کو روانہ ہو گیا ہے فلپائن میں گو بغاوت بہت زور پر نہیں تاہم ابھی اسکی بیخکنی نہیں ہوئی اڈیٹر

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ قبضہ کسالا۔ مصری گورنمنٹ نے کسالا پر قبضہ کر لینا منظور کر لیا ہے +

لنڈن یکم نومبر۔ قیام اتحاد ثلاثہ۔ آسٹریا کا وزیر صیغہ خارجیہ کونٹ گاوچسکی ماہ حال کو بمقام ہونز اشاہ ہمبرٹ والی اٹلی کو ملینگے۔ اٹلی اور جرمنی کے وزراء خارجیہ بھی بلائے گئے ہیں۔ ملاقات کا مدعا یہ ہے کہ اتحاد ثلاثہ کی قیام کی نسبت جو لوگوں کو شبہ ہو گئی ہیں وہ دور ہو جائیں +

لنڈن ۲ نومبر۔ تجارتی نشانات اور حقوق ایجاد کے متعلق جاپان اور انگلستان میں معاہدہ ہو گیا ہے

لنڈن یکم نومبر۔ کسالا کے لئے مصری فوج کی اڑھائی پلٹنوں اور ایک بیٹری توپخانہ کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نامہ نگاران اخبارات بہ بریسی سواکن کوچ روانہ ہو گئی ہیں ۱۸۸۳ء سے بعد اب پہلی مرتبہ یورپین اس ریاست سے گذرینگے۔ مصری فوج ۲۵ دسمبر سے پہلے کسالا پر قابض ہو جائیگی۔ اور سواکن سے برنگ ۱۸۹۰ء میں ریل تیار ہو جائیگی جنرل کیمپنر دو ہزار فوج اور ایک بیٹری لیکر براہ مصوع کسالا جائینگے دسواکن ہمبیل پاشا نے ۳۰ برس ہوئے گورنمنٹ ٹرکی سے خریدا ہوا تھا۔ اڈیٹر

لنڈن ۲ نومبر۔ سلطان زنجبار رو بصحت ہیں اور انکی بیماری کوئی خطرناک نہیں رہگئی +

لنڈن ۲ نومبر۔ کریٹ کی مجلس ملکی کے تمام عیسائی ممبروں نے بمقام میلی دو بجے جمع ہو کر ایم سپاکیاناکی کو اپنا پریسیڈنٹ منتخب کیا ہے۔ جزیرہ کے اندرونی حصہ میں کامل بے امنی اور طوفان بے تمیزی برپا ہے +

لنڈن ۲ نومبر۔ روسی سفیر کی دباؤ پر کوریا کی گورنمنٹ نے انگریز مشیر مال و انسپریٹ کو موقوف کر کے اس کی جگہ ایک روسی کو مقرر کیا ہے +

لنڈن ۵ نومبر۔ مغرب افریقہ۔ لیگوس کے گورنر نے جب سنا کہ فرانسیسی انگریزی علاقہ کے مقام ستقی پر قابض ہو گئی ہیں تو اسنے فوراً انگریزی فوج کا ایک دستہ ادھر روانہ کر دیا جسپر فرانسیسی پیچھے ہٹ گئے +

لنڈن ۵ نومبر۔ جنوبی افریقہ کے علاقہ چارٹرڈ کمپنی کے صدر مقام بولوویایو کیلئے جلدی ہو گئی ہے ایضاً۔ انگلستان فرانس اور روس یونانی قرضہ برائے ادائے تاوان جنگ کے ضامن ہونے پر مائل ہیں +

ہندوستان کی خبرین

بمبئی شولاپور۔ سورت اور پونا میں دبا بدستور بلکہ پہلے تینوں شہروں میں روبہ ترقی ہے جہاں اوسط تعداد یومیہ اموات کی پچاس ساٹھ سے زیادہ ہے۔ سندھ کے طاعون سے بالکل مصئون ہونیکا (بقول مسلم اخبار دہلی) مسٹل کمپنی کا ایک جہاز ۳ نومبر کو حاجی لیکر جدہ کو روانہ ہو گیا تھا مگر کوٹری وغیرہ قصبات سندھ میں پھر تازہ مرض عود کر آئی ہے جس سے اندیشہ ہے کہ کراچی سے پھر روانگی حجاج کی ممانعت ہو جاویگی۔ پنجاب کے موضع کمٹکر اور ہردوار و کنکھل میں طاعون کی تیزی کی پر ہے +

کشمیر میں ۱۸۵۵ء کا شروع ہونے پر انگریزی روپیہ چلن ہو جائیگا اس اثنا میں ریاست چلکی اور خام روپے واپس کر کر فیصدی بٹہ پر انگریزی روپیہ اُنکے عوض دیوے گی +

نواب وائسرائے نے سرحدی فسادوں کی وجہ پر ہماکا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔

لاہور میں جس مریض کی نسبت شبہ کیا گیا تھا کہ وہ طاعون زدہ ہے وہ صرف بخار کا مریض ثابت ہوا ہے +

لاہور میونسپلٹی کل دیسی ممبران و ڈپٹی کمشنر و یورپین ممبروں میں کچھ عرصہ سے بات پر تنازعہ ہے کہ اول الذکر انگریزی آبادی میں چند دیسی دخانی کارخانوں کے اجرا کی اجازت دینے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے آخر الذکر اسکے مخالف ہیں۔ اسپر دوبارا لوکل گورنمنٹ سے استصواب کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ نے سول سٹیشن کی تمام ایسے مکانات کی آمدنی پر جن کا کرایہ ۱۰ روپیہ ماہوار سے زیادہ ہے کمیٹی کو صفائی کیلئے دو روپیہ فیصدی ٹیکس لگانے کی اجازت دیدی ہے

صوبہ مدراس کے قصبہ ٹرنکومالی کی جوبلی ٹاؤن ہال کی بنیادی پتھر کے نیچے طلائی و نقرئی سکوں اور چند اسٹامپوں سے بھری ہوئی جو بوتل رکھی گئی تھی اُسکو کسی دلاور چور نے لگا کر نکال لیا ہے۔

کانگرس کا اجلاس دبائی قرنطینوں اور معاہدہ پیرس کی وجہ سے غالباً اس سال امراوتی (صوبہ برار) میں ہوگا +

جہلم نہر کے متعلق ایک سنٹرل جیل قائم کیا جاویگا +

نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب ۱۱ نومبر کو لاہور سے روانہ ہو کر انبالہ چھاؤنی پہنچینگے۔ پروگرام دورہ حسب ذیل ہے۔

۱۲ انبالہ چھاؤنی مقام۔ ۱۳ نومبر ٹاپلہ ۱۴ مقام ۱۵ رڈہین۔ ۱۶ جگادھری۔ ۱۷ مقام۔ ۱۸ راودھ۔ ۱۹ امذری ۲۰ کرنال۔ ۲۱ مقام۔ ۲۲ پنسلک ۲۳ پانی پت۔ ۲۴ رزایناہ۔ ۲۵ شہر دھنہ ۲۶ جوان۔ ۲۷ چوٹا جنگ۔ ۲۸ مقام۔ ۲۹ رگنگاولی۔ ۳۰ نومبر دہلی۔ ۱ و ۲ و ۳ دسمبر مقام۔ ۴ مہرولی۔ ۵ مقام۔ ۶ گوڑگاؤں۔ ۷ مقام۔ ۸ فرخ نگر۔ ۹ جھجر۔ ۱۰ روہتک۔ ۱۱ رمقام۔ ۱۲۔ ۱۳ مقام۔ ۱۴ رکرکرا۔ ۱۵ رمنڈلی۔ ۱۶ رانسی۔ ۱۷ راسائے پور ۱۸ حصار۔ ۱۹ و ۲۰ مقام۔ ۲۰ کی شام کو لاہور کی طرف روانہ ہو جاوینگے۔ داخلہ و روانگی سب جگہ پر اٹیوٹ ہونگے مگر دہلی میں صرف داخلہ سرکاری ہوگا +

وائسرائے کی لیجسلیٹو کونسل (مجلس وضع قوانین) میں ۵ نومبر کو آنریبل سید احمد صاحب نے مقدس جذامیوں کے علیحدہ رکھنے کا مسودہ پیش کیا جو غور اور رپورٹ کے لئے سلیکٹ کمیٹی کے سپرد ہوا۔ قانون عدالتہائے اودھ کا ترمیمی مسودہ پیش ہو کر منظور ہوا۔ قانون متعلقہ کمیرو سن آئل (رشتی کا تیل) مصنفہ ۱۸۸۷ء کا ترمیمی مسودہ پیش ہوا اور ڈاکخانہ کے قانون کے متعلق بھی ترمیم پیش کی گئی۔ قواعد ڈاک میں متعدد ضروری اصلاحیں کی گئی ہیں

گورنمنٹ حیدرآباد نے ۲۵ لاکھ روپیہ قرض لینے کیلئے جو پرامیسری نوٹ جاری کئے کہ انکی فروخت کا اشتہار دیا تھا انکو ۹۰ سی لیکر ۱۰۲ فیصدی کے نرخ پر ۳۴ لاکھ روپیہ کی درخواستیں گذریں نظام نے قابل شرح ۹۶ ½ فیصدی مقرر کی تھی جو درخواستیں اس سے کم نرخ کی تھیں وہ مسترد کر دیگئیں اور صرف ۱۷ لاکھ کی منظور کیگئیں سود ۴ فیصدی سالانہ ہے

دھرمسالہ کو پوسٹ ماسٹر سرحد کو بھیجدیئے گئی ہیں۔ دھرمسالہ کو ڈاکخانہ میں انکی میم صاحبہ پوسٹ ماسٹری کرینگی مہاشا ٹربیون اس تقرر پر عجب مہذبانہ دلفشانی کرتا ہے +

ناٹو برادرز کی والدہ اپنے بیٹوں کی گرفتاری کے رنج سے فوت ہوگئی ۔

لالہ شادی لال ایم اے باشندہ ریواڑی نے ولایت میں کونسل سول سروس کا امتحان پاس کیا حافظ غلام سرور لاہوری کے بعد جو ملایا میں مقرر ہوئے ہیں یہ دوسرے ہندوستانی ہیں جو اس امتحان میں پاس ہوئے ہیں ۔

گورنمنٹ نظام نے حکم دیا ہے کہ جب تک وکلاء بیرسٹر اردو زبان سے بخوبی واقف نہوں اُنکو پریکٹس کی اجازت نہ دیجائے ۔

میسور میونسپلٹی نے بازاری عورتوں کو حکم دیا ہے کہ ایکہفتہ کے اندر شارع عام سے اُٹھہ جائیں ورنہ اُنپر مقدمہ قائم ہوگا ۔

پارسیوں کا عروج بمبئی میں ۵۰ فیصدی کارخانوں کے پارسی مالک ہیں ۔

ریاست ٹراونکور پچھلے دنوں گورنر مدراس نے ریاست ٹراونکور میں تشریف لاکر مہاراجہ صاحب کو ملک کے حسن انتظام کیواسطے مبارکباد دی اور مہارانی نس مہارانی صاحبہ کو ساتھہ بھی ملاقات کی ۔

کالج رُڑکی مہاجن سبھا مدراس نے اس تمیز کی نسبت مخالفت کی ہے جو پچھلے دنوں گورنمنٹ ہند نے اس کالج کے شاگردوں میں کردی ہے حسب منشاء جدید قواعد یورپین اور یورشین مبادی اعلےٰ مدارج پر تعینات کئے جاوینگے ۔

مخالفت شملہ سے ایک شخص لکھتا ہے کہ سرحدی سوال کی نسبت لارڈ الگن کا اپنے کئی ہم صلیبوں سے اختلاف ہے جسکے باعث اُنکے مستعفی ہونیکی خبریں نکل رہی ہیں ۔ معلوم نہیں کہ اگلے سال کیا ظہور میں آئے ۔

دمدم کی نو ایجاد گولی مات ہوگئی ۔ برمنگھم کے ایک مشہور کارخانہ نے جو گولی ایجاد کی ہے اسکو گورنمنٹ رواج دینا چاہتی ہے یہ سیسہ کی ہے جسکا سرا کچا محرفوظی کے ہوا ہے اور اسمیں پیالہ کی طرح جوف ہے جو اپنی پھیلاؤ کی اصول کو بہت دست تک لیجاتی ہے گورنمنٹ اسکو رواج دیدیا نہ دی اسکا زخم بہت خطرناک ہوتا ہے ۔

اقدام قتل عمد اور خودکشی ۳۰ تاریخ کی صبح کو ٹرن بل لین کلکتہ میں یہ غضبناک واقعہ ہوا کہ وہاں کی چنگی کے افسر فرنک مارکورٹ کا ایک بیوہ مسٹرس فلپ کے ساتھہ شادی کرنیکی نسبت تخالف ہوگیا مارکورٹ چپ چاپ چلا گیا اور اُسدن صبح کیوقت میم مذکور سو کر جواب لیتے ہی اُسکو اس زور سے ایک گھونسا جڑا اور اُسکی ہوش سنبھلنیسے پہلے ہی اُسکے رخسارہ کی طرف ریوالور سر کیا جسکی گولی دوسرے رخسارہ کے پار گذر گئی اور اسکے بعد متواتر چھ گولیوں سے اُسکا بدن چھلنی کیا میم تو مکان کے اندر دوڑ کر چھپ گئی اور اُسکے قاتل نے باہر نکلکر پہلے اپنا گلا کاٹا اور پھر تالاب میں کود پڑا جہاں سے زندہ نہ نکلا میم ہسپتال میں سسک رہی ہے ۔

سول آمد و خرچ ماہ ستمبر کے اخیر تک آمد ۲۷ کروڑ اور ۶ لاکھہ تھی جسکی تعداد سال ماسبق میں ۲۹ کروڑ اور ۷ لاکھہ تھی اسی عرصہ میں خرچ کی تعداد ۲۸ کروڑ ۳۶ لاکھہ تھی جو سال گذشتہ میں ۱۶ کروڑ اور ۳۲ لاکھہ تھی سالگذشتہ پریذیڈنسی بمبئی اور دیگر خزانوں میں آغاز ستمبر تک سرکاری روپیہ ۱۴ کروڑ ۲۱ لاکھہ تھا جو امسال شروع ستمبر میں صرف ۸½ کروڑ تھا اور اس ماہ کے اخیر میں ۷ کروڑ ۶ لاکھہ رہگیا تھا ۔

آزمائش ہندوستان کا نکدار چرم انگلستان بھیجا گیا ہے جہاں ولیوسٹین عمل سے درست کیا جاویگا ۔

ٹلک ڈیفنس فنڈ میں ۴ ہزار روپیہ جمع ہوا ہے ۴۸ ہزار میں ۱۰ ہزار بمبئی نے جمع کیا ۱۰ ہزار بنگال نے ۲۸ ہزار دکھن برار ناگپور گجرات مدراس اور پنجاب سے آیا دکھن میں تو اکثر موضعات کے لوگوں نے روپیہ بھیجا جو انگریزی حرف تک سے ناآشنا تھے مگر سالہا سال کی محنت کے بعد ٹلک نے مرہٹوں کے یہ امر ذہن نشین کردیا ہے کہ وہ فنافی القوم ہیں اور یہ کہ محض ملکی ہمدردی اور خیرخواہی کے باعث اُنپر آفت نازل ہوئی ہے ۴۸ ہزار میں سے ۴۷ ہزار ۷ سو روپیہ صرف ہوچکا ہے پرویی کونسل کی اپیل کیلئے ۱۵ ہزار روپیہ کی ضرورت تھی ۱۲ ہزار روپیہ بارسٹروں کی فیس میں دیگیا چار ہزار روپیہ سالسٹروں کو دیا گیا ۔ ۳½ ہزار روپیہ چھپائی میں صرف ہوا ۲½ ہزار روپیہ اُجرت ترجمہ اور مقدمہ کی رپورٹ لینے میں ۵۰۰ روپیہ متفرقات میں صرف ہوا ۔ ۱۳ ہزار روپیہ ولایت کو پریوی کونسل کی اپیل کیلئے بھیجا گیا ہے ۲ ہزار ۲۰۰ مقدمہ پونا دیہو میں صرف ہوا ۔ کیا مسلمانان ہند کیلئے شرم کا مقام نہیں کہ انکی ہموطن اہل ہنود خود گورنمنٹ کی برخلاف مقدمہ لڑانے کیلئے ایک ایسے شخص کیواسطے جسکو ملک کی اعلیٰ ترین عدالت نے مخالفت سرکار کا مجرم قرار دیدیا اس گرمی سے چندہ کر رہی ہیں ۔ اور وہ اپنے مفلوک الحال اور ستم رسیدہ کرنٹی مسلمان بھائیوں کیلئے جنکی دستگیری کیلئے خود ہماری سرکار کے قونصل اور ایجنٹ کل دنیا کے تخمیر مزاجوں کے پاس اپیل کر رہے ہیں ایکسال کے عرصہ میں بھی بیس پچیس ہزار روپیہ جمع نہ کرسکے ! خداوند کریم انکی عالی ہمتی کو نظر بد سے محفوظ رکھے ! ! !

"ہندوستان کو کیا ہونا چاہیئے" تھامس عنفان سی سیٹرڈے ریویو میں ایک مضمون مسٹر منڈیمین نے لکھا ہے جسمیں اُنہوں نے دکھلایا ہے کہ اگر ہندوستان سے سالہا سال سے برابر اہل انگلستان ۳۰ کروڑ روپیہ نہ لیتے اور ۵ کروڑ روپیہ کی پیداوار ۲ برس کے اندر ہندوستان سے نہ لیتے تو آج ہندوستان میں نارضی پیدا نہ ہوتی اور بجائے تنگی کے خوشحالی ہوتی ہندوستان مثل جاپان کے ترقی کرسکتا ہے ہندوستان لنکاشائر کی پیداوار اُسی وقت خرید سکتا ہے جب اُسکی حالت خریداری کے قابل ہو انگریزوں کو مسٹر منڈیمین بیدار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب بھی ہندوستان میں ایک اعلیٰ درجہ کی انگریزی سلطنت خوشحال قائم ہوسکتی ہے جسکی نظیر تمام دنیا میں نہیں مل سکے گی ۔

مقدمہ گورکھپور زہرخورانی کے مقدمہ میں استغاثہ کارروائی عرضی ہوئی کہ منشی کریم خان مرحوم کا ایک لڑکا گرفتار ہوا جسکی سارشخ زہرخورانی میں بیان کیجاتی ہے کہ اُسنے واسازی کی دکان سے زہر خرید کر بہم پہنچایا یا مقدمہ کی اول پیشی ۲۴ اکتوبر کو ہوئی ۔ مگر ملزمان کیجانب سے التوا کی درخواست گذری کہ وہ مقدمہ گورکھپور سے منتقل کراکے دوسرے ضلع میں لیجانا چاہتے ہیں چنانچہ اب ۸ نومبر کو پیشی مقرر ہوئی ہے اس اثنا میں کونسلی ملزمان انتقال مقدمہ کی کوشش کرینگے ۔

انگریزی پلٹن پر الزام کچھہ عرصہ گذرا بعض انگلو انڈین اخبارات نے چندر جمنٹو نیٹو پر الزام عاید کیا تھا کہ انہوں نے پوری طور پر تعمیل احکام نہیں کی افسر کی تردید بہت شد و مد کیساتھہ ہوئی مگر سول ملٹری گزٹ ہنوز اپنے حملوں سے باز نہیں آتا اُسنے الزام عاید کیا ہے کہ برنش رجمنٹ کے سپاہیوں نے اپنے مجروحین کی مطلق پرواہ نہیں کی مجروحین کی خبرگیری ہندوستانی سپاہ نے کی الزام البتہ سخت ہے مگر یہ دیکھنا باقی ہے کہ کس حد تک اسکی تائید فوجی افسر کی جانب سے ہوتی ہے ۔

گورنمنٹ نظام و سر سالار جنگ صاحب اس عرضداشت کی نسبت بہت سی روایات بیان کیجاتی ہیں جو نواب سر سالار جنگ نے حضور وائسرائے کی خدمت میں معاملات حیدرآباد پر گذرانی ہیں بیان کیجاتا ہے کہ عنقریب ریاست حیدرآباد کے متعلق تبدیلی رازونکا اظہار ہوگا ۔ ظاہر اسباب معلوم ہوتا ہے کہ نواب سر سالار جنگ کا شملہ کا قیام کچھہ رنگ ضرور لائیگا گو اسوقت سرحدی پیچیدگیوں کے باعث ممکن ہے کہ حیدرآبادی معاملات کے انکشاف میں عرصہ صرف ہو ۔

ایک قابل فقیر دکن پوسٹ ایک شاہ صاحب کا تذکرہ فخریہ کیساتھہ شائع کرتا ہے حالانکہ یہ معمولی واقعات ہیں حیدرآباد میں اسجانب سے شیخ عنایت نامی ایک شاہ جی اس عرصہ میں تشریف لے گئے ہیں گورنمنٹ تمام ان کی عزت کی اور چار سو روپیہ ماہانہ تذرانہ مقرر کیا جب شاہ صاحب کو معلوم ہوا کہ حضور نظام کا خزانہ خالی ہے انہوں نے خود مدد نہ لینا بند کردیا اور کہا کہ حیدرآباد کی خزانہ سے روپیہ لینا گناہ ہے اس واقعہ نے حیدرآباد میں شاہ صاحب کی شہرت بہت زیادہ کردی ہے ۔

علاقہ کوہستان میں ۴ ہزار سرحدی جمع ہیں مگر وہ صلح کی خواہاں ہیں اور چاہتے ہیں کہ انگریزی علاقہ اور اُنکے علاقہ میں حد بندی کردیجائے جس سے انگریا موسلی زئے کبھی تجاوز نہ کریں ۔ تیراہ مہم نے گو پبلک کی توجہ کو نیپیرونکی طرف سے ہٹا دیا ہے مگر گورنمنٹ نے اُنکی سرکوبی کا بھی مصمم ارادہ کر رکھا ہے اور اُنکو سرکاری شرائط کی اطلاع دیجاچکی ہے جنمیں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایکہزار بیچ لوڈر رائفلیں سرکار کو حوالہ کریں ۔ کہا جاتا ہے کہ الائی سوات کے میاں گل نے ان لوگوں کو سمجھا بجھا کر راہ راست پر لانے اور سرکاری شرائط کی منوانے کا ذمہ اُٹھایا ہے اور نیز اُسنے یہ بھی درخواست کی ہے کہ سرکار بالائے سوات کی علاقہ پر براہ راست اپنا انتظام کرے تاکہ علاقہ مذکور خان دیر کی دستبرد سے محفوظ رہے ۔

چار یا پانچہزار آدمی ڈوب مرے ہندوستان میں قحط و بازار جنگ غرض سارے خوفناک آفتیں پچھلے سال ڈیڑھ میں آچکی ہیں لکھہ جن سے ہزارہا جانیں تلف ہوچکی ہیں اور ہو رہی ہیں لیکن اب تک کسکو معلوم نہ تھا کہ ایک طوفان آنیسے چٹاگنگ بنگال میں چار پانچ ہزار آدمی ڈوب مرے کمشنر چٹاگنگ نے پہلے صرف تین آدمیوں کے مرنیکی اطلاع دی تھی لیکن جب کلکتہ کے اخبارات نے لکھا کہ نہیں چٹاگنگ کے ہزارہا کنبے بیا اور موسکال میں بہت بھاری نقصان جانون کا ہوا ہے تو اسپر کمشنر چٹاگنگ نے کشتی پر بیٹھکر خود اسمقام کو جاکر دیکھا اور اب سرکاری طور پر کلکتہ کے اخبارات کو اطلاع دی ہے کہ واقعی طوفان کی امواج ان جزیروں اور کچھہ بری علاقہ کے گاؤں پر پھیل گئی تھی کہ جس سے غالباً چار پانچ ہزار آدمی مرگئے ہونگے ۔ خانماں ویرانوں کیلئے خوراک بہم پہنچانیکا انتظام کیا گیا ہے جب آسمانی حادثات سے طرح طرح کے نقصان جانی ہوتے دیکھے جاتے ہیں تو ماننا پڑتا ہے کہ حسب افغانستان انکو فساد آدمی بھی اسی طرح مشیت ایزدی کا مقتضی ہیں ۔ ضلع چاٹگام کے ساحل پر نو میل تک ایک مکان سالم نہیں رہگیا اور تقریباً دس لاکھہ آدمی بے گھر ہوگئے ہیں ۔

مسٹر رینڈ کا قاتل ۳ نومبر کو دوسری پیشی کارکا متعلقہ قتل مسٹر رینڈ ملفنٹ ائیرسٹ تحقیقات کیلئے مسٹر لونس ۱ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پونا کے روبرو پیش ہوا سرکار کیطرف سے پبلک پراسیکیوٹر تھا اور ملزم کی طرف سے کوئی وکیل نہیں تھا ۔ سرکار کیجانب سے کئی گواہوں کا اظہار لیا گیا ملزم نے کہا کہ میں جو پہلے بیان دیچکا ہوں وہ صحیح ہیں ۴ نومبر کو بھی استغاثہ کی طرف سے شہادت ہوکر

۱ مجروح ۲ مقتول